﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :۔ نصیر احمد قمر

جلد12 | جمعۃ المبارک 04/نومبر 2005ء | 02/شوال 1426 ہجری قمری ❁ 04/نبوت 1384 ہجری شمسی | شمارہ 44

کسی کی تحقیر نہ کرو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان بھائی دوسرے پر نہ ظلم کرتا ہے نہ اسے رسوا کرتا ہے اور نہ اسے حقیر نہیں جانتا۔ کسی انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کی تحقیر کرے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة ۔ باب تحریم ظلم المسلم)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

سادہ ترجمہ پڑھ لینے سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا۔ ان علوم کا جو قرآن شریف کے خادم ہیں واقف ہونا ضروری ہے۔ مخالف مذہب کے لوگوں سے ہمیں کوئی دشمنی نہیں بلکہ ان کے سچے خیرخواہ اور ہمدرد ہم ہیں۔ ہم مجبور ہیں کہ ان کی غلطیاں ان پر ظاہر کریں۔ اور صراط مستقیم ان کے سامنے پیش کریں۔

''سادہ ترجمہ پڑھ لینے سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا۔ ان علوم کا جو قرآن شریف کے خادم ہیں واقف ہونا ضروری ہے۔ اس طرح پر قرآن شریف پڑھایا جاوے اور پھر حدیث۔ اور اس طرح پر ان کو اس سلسلہ کی سچائی سے آگاہ کیا جاوے اور ایسی کتابیں تیار کی جاویں جو اس تقسیم کے ساتھ ان کے لئے مفید ہوں۔ اگر یہ سلسلہ اس طرح پر جاری ہو جاوے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مقاصد کا بہت بڑا مرحلہ طے ہو جاوے گا۔

یہ بھی یاد رہے کہ بیان کرنے والے تقسیم اوقات کے ساتھ بیان کریں اور پھر وہ ان بچوں سے امتحان لیں۔

غرض مَیں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ تم نے سن لیا ہے اور میری اصل غرض اور منشاء کو تم نے سمجھ لیا ہے۔ اس کے پورا کرنے کے لئے جو جو تجاویز اور پھر ان تجاویز پر جو اعتراض ہوتے ہیں وہ بھی تم نے بیان کر دئے ہیں اور مَیں سُن چکا ہوں۔ مَیں مدرسہ کی موجودہ صورت کو بھی پسند کرتا ہوں۔ اس سے نیک طبع بچے کچھ نہ کچھ اثر ضرور لے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں چاہئے کہ مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ۔ تجربہ کے طور پر سردست ایک سال کے لئے ہی ایسا انتظام کر کے دیکھو کہ ہفتہ وار جلسوں کے ذریعہ ان کو دینی ضروریات سے آگاہ کیا جاوے۔ ہاں عربی زبان کے لئے معقول انتظام ہونا چاہئے۔ اگر اس کے لئے کچھ نہ ہو تو پھر ہماں اش در کاسہ والی بات ہوگی۔ گویا زبانی تو سب کچھ ہوا مگر عملی اور حقیقی طور پر کچھ بھی نہ ہوا۔

اس بات کو بھی زیر نظر رکھ لو کہ اگر ان بچوں پر اور بوجھ ڈالا گیا تو وہ پاس ہونے کے خیالات میں دوطرفہ محنت نہیں کر سکیں گے۔ ایک ہی طرف کوشش کریں گے اور اگر علیحدہ تعلیم ہوگی تو اس کے لئے دقّت وہی ہے وہ بڑھ نہیں سکتا۔ اس لئے ایک تو وہی صورت ہوسکتی ہے جو زبانی تعلیم کی مَیں نے بتائی ہے۔

اور ایک اَور یہ صورت ہے کہ وہ بچے جو پاس اور فیل کی پروا نہ رکھیں بلکہ ان کی غرض خدمت دین کے لئے تیار ہونا ہو اور محض دین کے لئے تعلیم حاصل کریں ایسے بچوں کے لئے خاص انتظام کر دیا جاوے مگر ان کے لئے بھی یہ ضروری امر ہے کہ علوم جدیدہ سے انہیں واقفیت ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اگر علوم جدیدہ کے موافق کسی نے اعتراض کر دیا تو وہ خاموش ہو جاویں اور کہہ دیں کہ ہمیں تو کچھ معلوم نہیں۔ اس لئے موجودہ علوم سے انہیں کچھ نہ کچھ واقفیت ضروری ہے تا کہ وہ کسی کے سامنے شرمندہ نہ ہوں اور ان کی تقریر کا اثر زائل نہ ہو جاوے۔ محض اس وجہ سے کہ وہ بے خبر ہیں۔

ہاں ایک جماعت یہ ہو کہ وہ دونو علوم حاصل کر سکیں اور بجائے خود انہیں وقت کی پروا نہ ہو۔ پھر اس پر مشکل یہ ہوگی کہ استاد مستعد اور مقرر بنیں۔ غرض ہر پہلو کو سوچ کر یہ انتظام کرنے کی بات ہے۔ اس لئے مَیں جب ان تمام امور کو مدّ نظر رکھ کر سوچتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں اور سمجھ نہیں سکتا کہ ہمارا جو مطلب ہے وہ کیونکر پورا ہو سکتا ہے۔ اگر موجودہ صورت ہی کو قائم رکھیں اور کوئی انتظام نہ کیا گیا تو پھر ان ساری تقریروں سے فائدہ کیا ہوا؟ اور اگر اس پر مضامین بڑھا دیں تو استاد واویلا کرتے ہیں کہ وقت تھوڑا ہے اور ساتھ ہی لڑکوں کی صحت کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس نکتہ کو مدّ نظر رکھو کہ ایسے لوگ تیار ہو جاویں گے۔ اس لئے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ میرے سامنے تیار ہوں۔ خدا تعالیٰ نے جو نُوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ ﴿وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا﴾ (ھود:38) تو کشتی ہمارے سامنے بنا۔ اسی طرح پر مَیں اس جماعت کو اپنے سامنے تیار کرانا چاہتا ہوں۔ فائدہ اسی سے ہوگا۔

مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں رہے اور اُسے ہماری تقریریں سننے کا موقعہ مل جاوے تو وہ مشرق و مغرب کے مولوی سے بڑھ جاوے گا۔ اس لئے جو کچھ ہو میرے سامنے ہو۔ آپ لوگ اس کی فکر کریں۔ مَیں اس امر میں تمہارے ساتھ اتفاق رائے کرتا ہوں کہ مدرسہ کو توڑا نہ جاوے۔ ان کے لئے تو تعطیل کا دن مناظرات اور دینیات کے واسطے قرار دیا جاوے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ سب کے سب مولوی ہی ہو جاویں اور نہ ایسا ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر ان میں سے ایک بھی نکل آوے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔ اور باقیوں کو کم از کم اپنے دین ہی کی خبر ہو جاوے گی اور وہ غیر قوموں کے فتنہ میں نہ پڑ سکیں گے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مخالف مذہب کے لوگوں سے ہمیں کوئی دشمنی نہیں بلکہ ان کے سچے خیرخواہ اور ہمدرد ہم ہیں۔ لیکن کیا کریں ہمارا مسلک اس جرّاح کی طرح ہے جس کو ایک پھوڑے کو چیرنا پڑتا ہے اور پھر وہ اس پر مرہم لگاتا ہے۔ بیوقوف مریض پھوڑے کو چیرنے کے وقت شور مچاتا ہے حالانکہ اگر وہ سمجھے تو اس پھوڑے کو چیرنے کی اصل غرض اسی کے مفید مطلب ہے کیونکہ جب تک وہ چیرا نہ جاوے گا اور اس کی آلائش دُور نہ کی جاوے گی وہ اپنا فساد اَور بڑھائے گا اور زیادہ مُضر اور مہلک ہوگا۔ اس طرح پر ہم مجبور ہیں کہ ان کی غلطیاں ان پر ظاہر کریں اور صراط مستقیم ان کے سامنے پیش کریں۔ جب تک وہ صراط مستقیم اختیار نہ کریں گے تو کیا بن سکتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 621-623 جدید ایڈیشن)

فرمودات خلفاء

آنحضرت ﷺ کی غلامی اور متابعت میں کامل فتح کے حصول کے عزم کا اعلان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''پس قرآن کریم نے جب یہ وعدہ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو مَیں نے (یعنی خدا نے) اس لئے مبعوث فرمایا ہے کہ دنیا کے تمام دینوں پر اس کے دین کو یا اس کو غالب کر دے۔ تو یہ منصوبہ تو بن چکا ہے اور ہم اس منصوبہ کو پورا کرنے میں اپنی سردھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ تمہیں توفیق نہیں مل رہی کہ اس منصوبے کے لئے کام کرو، تمہیں یہ توفیق نصیب نہیں ہو رہی کہ اسلام کے غلبہ کے لئے ہماری طرح قربانیاں دو، اپنی جان و مال اور عزتیں پیش کرو، زندگیاں وقف کرو، اسلام اور دیگر مذاہب پر غور و فکر کرتے ہوئے نئے نئے نکات لے کر آؤ، نئے دلائل پیش کرو، نئے براہین سے دنیا کا مقابلہ کرو اور ان کو فتح کرو۔ لیکن تم تو ان باتوں سے عاری ہو۔ تمہارے دامن میں تو سوائے گالیوں کے اور کچھ بھی نہیں، سوائے جبر اور تشدد کی تلوار کے تمہارے پاس ہے کیا؟۔ ہم تو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ حالت میں پاتے ہیں۔ ہم تو اپنے وجود کو اس نقشہ کے اندر لکھا ہوا پاتے ہیں اور اپنے نقوش اس نقشہ میں مرتسم پاتے ہیں جو قرآن کریم میں بنایا گیا، ہم سے زیادہ خوش نصیب اور کونسی قوم ہو سکتی ہے۔ اور تم خود ان نقوش کو ابھار رہے ہو اور تمام دنیا میں یہ اعلان کر رہے ہو کہ یہ وہ جماعت ہے جس نے تمام دنیا کی فتح کا منصوبہ بنایا ہے اور وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی جماعت کے سوا اور کوئی جماعت ہو ہی نہیں سکتی۔ پس ہم تو اس تقسیم پر راضی ہیں۔ تمہارا دل جو چاہتا ہے کرو، جو زور لگتا ہے لگا لو، جتنی طاقتیں سمیٹ سکتے ہو سمیٹ لو اور ساری دنیا میں احمدیت کے خلاف پراپیگنڈا کرو کہ یہ جماعت تم سب کے لئے ایک خطرہ ہے۔ مگر ہم اس منصوبے پر عمل درآمد کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔ ہمارا ایک بھی قدم تمہارے خوف سے پیچھے نہیں ہٹے گا کیونکہ ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام ہیں اور ہم نے آپ ؐ کو ہی اپنے آقا اور اپنے مولیٰ کے طور پر پکڑا ہوا ہے۔ آپ ؐ کے دامن کو ہم نے نہیں چھوڑنا، آپ کے غلام پیچھے ہٹنے والے غلام نہیں تھے، آپ ؐ کے غلاموں کی فطرت کا خمیر اس مٹی سے نہیں اٹھایا گیا جس مٹی میں بزدلی پائی جائے۔

پس ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس میدان میں لازماً آگے بڑھیں گے اور ہر میدان میں آگے بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔ ہر جہت میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ ہم اور ہماری آنے والی نسلیں، ہمارے بوڑھے اور ہمارے بچے چین نہیں لیں گے جب تک محمد مصطفیٰ ﷺ کا تاج ظالموں کے سروں سے نوچ کر واپس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حضور پیش نہیں کر دیتے، وہی ہمارے لئے طمانیت کا وقت ہے، وہی ہمارے لئے چین اور آرام جاں ہے، اسی کی خاطر ہم مرتے ہیں اور اسی کی خاطر ہم مرتے رہیں گے۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اسلام کا جھنڈا جلد از جلد دنیا کی تمام بڑی سے بڑی سلطنتوں کے بڑے سے بڑے ایوانوں پر لہرایا جائے۔ ایک ہی جھنڈا ہو اور وہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا ہو، ایک ہی اعلان ہو اور وہ نعرہ تکبیر کا اعلان ہو کہ کوئی خدا نہیں سوائے اس خدا کے جو ایک خدا ہے اور کوئی اور رسول باقی نہیں مگر محمد ﷺ جو آخری صاحب شریعت اور صاحب حکم رسول ہیں''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶/اپریل ۱۹۸۵ء ۔مسجد فضل لندن)

پاکستان اور آزاد کشمیر میں حالیہ تباہ کن زلزلہ پر

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے پاکستان اور آزاد کشمیر کے صدران اور وزرائے اعظم کے نام خطوط

8/ اکتوبر 2005ء کو پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور آزاد کشمیر میں ہولناک زلزلہ نے خوفناک تباہی مچائی جن سے ہزاروں جانیں تلف ہو گئیں۔لاکھوں افراد زخمی اور بے گھر ہوئے۔اس عظیم سانحہ پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر پاکستان جناب پرویز مشرف صاحب ،وزیر اعظم پاکستان جناب شوکت عزیز صاحب۔اسی طرح صدر آزاد کشمیر جناب سردار انور صاحب اور وزیر اعظم آزاد کشمیر جناب سردار سکندر حیات صاحب کے نام اپنے 10/اکتوبر 2005ء کے تعزیتی مکتوب میں اظہار ہمدردی اور افسوس کے ساتھ متاثرین کی بحالی کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہرممکن تعاون اور امداد کی یقین دہانی کراتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مالی امداد کے علاوہ رضا کاروں کی بہت سی ٹیمیں ان علاقوں میں متاثرین کی خدمت پر کمربستہ ہیں۔

ان خطوط کا متن ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

پاکستان کے صدر جناب پرویز مشرف صاحب اور وزیر اعظم جناب شوکت عزیز صاحب کے نام خطوط کا متن:

السلام علیکم و رحمة الله و برکاتہٗ

On behalf of the worldwide Ahmadiyya Muslim community and myself, I would like to express our deepest sympathies on the loss of so many dearly beloved brothers and sisters belonging to all communities, many of whom I knew, in the Islamic Republic of Pakistan as a result of the recent earthquake that has caused so much destruction to the infrastructure, property and life. I would be most grateful if you could please extend our heartfelt condolences to the families of the bereaved.

I have instructed my community to leave no stone unturned in extending all possible help to the administration and co-operate fully with the authorities in bringing relief to those in the afflicted areas. Already we have committed cash and several teams of volunteers are working with their fellow Pakistani brethren in bringing urgent relief.

I pray that Allah enables Your Excellency and your Government to help relieve the suffering of the people of Pakistan in an efficient manner and discharge the trust reposed in you to the best of your abilities. Amin.

We join in prayers that God Almighty showers His grace on the deceased. May God be with you all as you overcome this grief. Amin.

With deepest sympathies

MIRZA MASROOR AHMAD

Head of the worldwide

Ahmadiyya Muslim Community

صدر آزاد کشمیر جناب سردار انور صاحب اور وزیر اعظم آزاد کشمیر جناب سردار سکندر حیات صاحب کے نام خط کا متن:

السلام علیکم و رحمة الله و برکاتہٗ

On behalf of the worldwide Ahmadiyya Muslim community and myself, I would like to express our deepest sympathies on the loss of so many dearly beloved brothers and sisters belonging to all communities, many of whom I knew, in Kashmir as a result of the recent earthquake that has caused so much destruction to the infrastructure, property and life. I would be most grateful if you could please extend our heartfelt condolences to the families of the bereaved.

I have instructed my community to leave no stone unturned in extending all possible help to the administration and co-operate fully with the authorities in bringing relief to those in the afflicted areas. Already we have committed cash and several teams of volunteers are working with their fellow Kashmiri brethren in bringing urgent relief.

I pray that Allah enables Your Excellency and your Government to help relieve the suffering of the people of Kashmir in an efficient manner and discharge the trust reposed in you to the best of your abilities. Amin.

We join in prayers that God Almighty showers His grace on the deceased. May God be with you all as you overcome this grief. Amin.

With deepest sympathies

MIRZA MASROOR AHMAD

Head of the worldwide

Ahmadiyya Muslim Community

❁❁❁❁❁

انتخاب از منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

ڈھونڈو وہ راہ جس سے دِل و سِینہ پاک ہو

اے حُبِّ جاہ والو ! یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں
دیکھو تو جا کے ان کے مقابر کو اِک نظر
سوچو کہ اب سلف ہیں تمہارے گئے کدھر
اِک دِن وہی مقام تمہارا مقام ہے
اِک دِن یہ صبح زندگی کی تم پہ شام ہے
اِک دِن تمہارا لوگ جنازہ اٹھائیں گے
پھر دفن کر کے گھر میں تاسف سے آئیں گے
اے لوگو! عیشِ دنیا کو ہر گز وفا نہیں
کیا تم کو خوفِ مرگ و خیالِ فنا نہیں
سوچو کہ باپ دادے تمہارے کدھر گئے
کس نے بلا لیا وہ سبھی کیوں گزر گئے
وہ دن بھی ایک دِن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کوُچ کی نوبت قریب ہے
ڈھونڈو وہ راہ جس سے دِل و سِینہ پاک ہو
نفسِ دُنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

(درثمین)

آہ گلستان ویران ہوگئے

لاہور کے ہفت روزہ ''کرنیں'' (مورخہ ۱۶ تا ۲۲ اکتوبر ۲۰۰۵ء) کے تڑپا دینے والے مقالے ''بے گور وکفن لاشیں۔سسکتی زندگی'' کا حرف آغاز:

''زلزلہ کیا تھا۔ایک قیامت تھی جس نے ہر طرف خوف بکھیر دیا۔بستیوں کو چند لمحوں میں اجاڑ کر رکھ دیا۔تباہ وبرباد اور اجڑے ہوئے دیار اپنے پیچھے ان گنت کہانیاں چھوڑ گئے۔ملبے کے ڈھیر تلے دبے انسانوں کو نکالنے والا کوئی نہ بچا۔جو بچا وہ اس قابل نہ تھا کہ اپنے پیاروں کے بھی کام آسکے۔ہر طرف چیخ وپکار کا عالم قیامت کا منظر پیش کر رہا تھا....اسلام آباد سے ۹۵،۹۶ کلومیٹر دور ہزارہ ڈویژن اٹھنے والے زلزلے نے چند لمحوں میں اردگرد کی بستیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔شمالی علاقہ جات میں کئی دیہات صفحۂ ہستی سے مٹ گئے مظفر آباد، بالاکوٹ....باغ،ایبٹ آباد..جیسے کئی شہر تباہ وبرباد ہوکر کھنڈرات بن گئے''۔(صفحہ ۳ کالم ۱۔۲)

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار
اب نہیں ہیں ہوش اپنے ان مصائب میں بجا
رحم کر بندوں پہ اپنے تا وہ ہوویں رستگار
کس طرح نپٹیں کوئی تدبیر کچھ بنتی نہیں
بے طرح پھیلی ہیں یہ آفات ہرسُو ہر کنار
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا
آ گیا اس قوم پر وقت خزاں اندر بہار

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 9۔ صفحہ 13)

تمام انسانوں کا مبدء و مرکز

(خالد سیف اللہ خان۔ آسٹریلیا)

مئی 2005ء میں رسالہ نیچر (Nature) میں دو تحقیقات شائع ہوئی ہیں جن کے مطابق دنیا کے تمام انسان جزیرہ نما عرب سے نکل کر دنیا میں پھیلے ہوئے تھے۔ عرب میں وہ مشرقی افریقہ سے 65 تا75 ہزار سال قبل بحیرہ احمر کو عبور کر کے پہنچے تھے۔ اس بات پر تو تقریباً سبھی کا اتفاق ہے کہ موجودہ نوعِ انسانی کوئی ڈیڑھ لاکھ سال قبل پہلے افریقہ میں ابھری تھی۔ لیکن پہلی تھیوری جو اب تک درست تسلیم کی جاتی تھی اسکے مطابق انسان افریقہ سے شمال کی طرف مصر اور مشرقِ وسطیٰ میں ہجرت کر گیا تھا۔ اور پھر وہاں سے آگے دنیا میں پھیلا تھا۔ لیکن اب جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ وہ اندازہ درست نہ تھا۔

ہمارے آباء و اجداد سمندر کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے دنیا میں پھیلے تھے تا کہ انہیں سمندر سے خوراک اور معتدل آب و ہوا میسر آتی رہے۔ خبر کے ساتھ جو نقشہ انتقالِ آبادی کا لگا ہے اس کے مطابق موجودہ انسان ڈیڑھ لاکھ سال قبل افریقہ میں ابھرا۔ وہاں سے ان کا ایک چھوٹا گروپ بحیرہ احمر (Red Sea) کو عبور کر کے 65 تا 75 ہزار سال قبل جزیرہ نما عرب میں داخل ہوا۔ پھر عرب سے آگے شمال میں یورپ کی طرف 30 تا40 ہزار سال قبل گیا۔ اور 65 ہزار سال قبل بحیرہ ہند کے اردگرد سفر کر کے جزائر انڈیمان، ملیشیا، انڈونیشیا اور آسٹریلیا۔ وغیرہ پہنچا۔ چنانچہ جنوبی آسٹریلیا میں 46 ہزار سال قبل ایبورجینز (Aborigines) رہ رہے ہیں۔

اگرچہ یہ ریسرچ آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی اور کیمبرج یونیورسٹی نے اپنے اپنے طور پر کی ہے لیکن دونوں ٹیمیں ایک ہی نتیجہ پر پہنچی ہیں۔ تحقیق کی بنیاد جس بات پر رکھی گئی وہ یہ تھی کہ تمام عورتوں کو اپنی ماؤں کی طرف سے ایک DNA ورثہ میں ملتا ہے جس کو Mitochrondrial D.N.A کہا جاتا ہے اس میں وقت کے ساتھ بعض تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ یہ Mutations ان میں جمع ہوتی رہتی ہیں جن سے چونکہ وقت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس لئے سالوں کو ماپنے کے لئے وہ گویا تاریخی گھڑی (Historical Watch) کا کام دیتی ہیں۔ چونکہ انسان شادیوں کے ذریعہ بکثرت آپس میں خلط ملط ہو جاتے ہیں اور اس زمانہ میں تو مختلف انسانوں کا ملاپ کا عمل بہت تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے سائنسدان اس فکر میں ہیں کہ انتقالِ آبادی کے بارہ میں تحقیق کا وقت بہت تیزی سے ہاتھ سے نکل رہا ہے۔ اس امر کے پیشِ نظر سائنسدانوں کی دونوں ٹیموں نے ان ممالک کے اصل باشندوں کا D.N.A ٹیسٹ کیا ہے۔ جو دوسری نسلوں سے بہت کم مخلوط ہوئی تھیں۔

(ماخوذ از سڈنی مارننگ 15/مئی ۲۰۰۵ء)

چونکہ تمام نسلِ انسانی عرب سے نکل کر دنیا میں پھیلی تھی اس لئے تمام انسانیت کا وہی مبدء و مرکز ٹھہرتا ہے۔ وادی بکّہ جس میں مکہ معظّمہ واقع ہے بحیرہ احمر کے کنارے پر واقع ہے۔ اس لئے کیا عجب ہے کہ توحید الٰہی اور تمدّن کا سبق دینے کے لئے اللہ کا پہلا نبی بھی اس جگہ آیا ہو۔ اور یہیں اس نے خدا کی عبادت کے لئے پہلا گھر بنایا ہو۔ قرآنِ کریم سے اس بات کا استنباط مندرجہ ذیل آیات سے ہوتا ہے:۔

”یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکّہ میں ہے (وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا ہے تمام جہانوں کے لئے“۔ (آل عمران:97)

یعنی اس گھر کا تعلق کسی خاص نسل یا قوم سے نہیں بلکہ دنیا کی تمام اقوام کے ساتھ ہے۔ یہ گھر سب انسانوں کا مرجع ہے۔

پھر فرمایا: ”اور یہ ایک مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اتارا۔ اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس کے سامنے ہے تا کہ تو بستیوں کی ماں (اُمّ القریٰ) اور اس کے اردگرد بسنے والوں کو ڈرائے (الانعام:93)

یہاں مکہ کو بستیوں کی ماں فرمایا گیا ہے اور باقی دنیا کی تمام بستیوں کو اس کی بیٹیاں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ دنیا بھر کے تمام انسانوں کے لئے مبعوث فرمائے گئے تھے۔ جیسے فرمایا کہ:

”(اے رسول) تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً مَیں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔“

(الاعراف:159)

مندرجہ بالا تحقیق سے مستنبط ہوتا ہے کہ انسان جب ارتقاء کے اس مرحلہ پر پہنچا کہ ابتدائی متمدن انسان کہلانے کا مستحق ٹھہرا اس وقت وہ ام القریٰ مکّہ کا باسی تھا اور وہیں سے دنیا میں پھیلا اور زمین پر بستیاں تعمیر کرتا گیا اس لئے اسے مکّہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے جو نہ صرف اس کا روحانی مرکز ہے بلکہ جسمانی مرکز بھی ہے۔ سبحان اللہ! ہر سچا علم قرآن کریم کا مصدّق اور خادم ہے۔

مجلس انصاراللہ UK کے

23ویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: مبارک صدیقی)

الحمدللہ مجلس انصاراللہ UK کا 23واں سالانہ اجتماع 23/ستمبر تا25/ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بیت الفتوح مورڈن میں نہایت احسن طریقے سے منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں ایک ہزار گیارہ انصار کے علاوہ ایک سو ساٹھ مہمان بھی شامل تھے۔ اس کے لئے طاہر ہال میں انتظامات کئے گئے تھے۔ ہال میں داخلے سے پہلے استقبالیہ اور رجسٹریشن کے ڈیسک موجود تھے جبکہ طاہر ہال کے اندر عقبی حصہ میں انصاراللہ UK کی سرگرمیوں پر مبنی تصویری نمائش اور ہیومینٹی فرسٹ کا ڈیسک موجود تھا۔

مجلس شوریٰ

جمعۃ المبارک کے روز صبح تقریباً دس بجے مجلس شوریٰ کا پروگرام تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے نے اراکین مجلس شوری سے خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد مجلس شوری کی سب کمیٹیوں کو ترتیب دیا گیا۔ اس کے بعد مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی زیر صدارت صدر مجلس انصاراللہ یوکے اور نائب صدر انصاراللہ یوکے صف دوئم کا انتخاب عمل میں آیا۔ (حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب اور مکرم ولید احمد صاحب کے نام آئندہ دو سال کے لئے برائے صدر اور نائب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ منظور فرمائے ہیں)۔ نماز جمعہ کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد مجلس شوری کی سب کمیٹیوں کے اجلاسات منعقد ہوئے۔ اور پھر مجلس شوری کی اختتامی نشست میں سب کمیٹیوں نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ مجلس شوریٰ کے اختتام پر جناب صدر مجلس انصاراللہ یوکے نے حاضرین سے مختصر خطاب کرتے ہوئے مجلس انصاراللہ UK پر اللہ تعالی کے احسانات اور برکتوں کا ذکر فرمایا اور گزشتہ برس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں انصاراللہ کے پروگراموں مثلاً ہارٹلے پول مسجد فنڈ، تعلیم القرآن کلاسز، نظام وصیت میں شمولیت اور چیریٹی واک کا ذکر کیا۔ آپ نے نصیحت کی کہ عہدیداران کو چاہئے کہ وہ دعا کرتے ہوئے اور محنت کرتے ہوئے جماعت کے باقی ممبران کے لئے ایک نمونہ بنیں۔ دعا کے ساتھ مجلس شوریٰ ختم ہوئی۔

افتتاحی اجلاس

شام ساڑھے سات بجے اجتماع کا افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔ مکرم و محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ UK نے پرچم کشائی کی اور دعا کروائی۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ UK نے انصار کا عہد دہرایا۔ نظم کے بعد مکرم امیر صاحب UK نے خطاب فرمایا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں بچوں کی تعلیم و تربیت پر انتہائی زور دیا اور بتایا کہ کس طرح ہمارے بزرگ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بچوں کو مناسب وقت دیا کرتے تھے انہیں سبق آموز کہانیاں سنایا کرتے تھے لیکن آج کل ماڈرن ٹیکنالوجی کی وجہ سے والدین اور بچوں میں فاصلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمیں اس کا تدارک کرنا ہوگا۔ آپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز برطانیہ میں مقیم ہیں اس اعتبار سے ہم پر خاص ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ دعا کے ساتھ پہلے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

دوسرا روز

24/ستمبر بروز ہفتہ اجتماع کا دوسرا دن تھا۔ پہلے سیشن میں تلاوت اور نظم کے مقابلے ہوئے۔ دوسرا سیشن تبلیغی فورم تھا جو محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس میں تبلیغ کی اہمیت پر زور دیا گیا اور ایمان افروز تبلیغی واقعات سنائے گئے۔ مقررین میں مکرم مولانا عبدالغفار صاحب، مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد امجد صاحب اور مکرم مسعود علی کبیر صاحب شامل تھے۔ حاضرین نے مقررین کے ان ایمان افروز تبلیغی واقعات کو انتہائی توجہ سے سنا اور خوب محظوظ ہوئے۔ اس کے بعد تعلیمی پرچہ ذہانت تھا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سہ پہر کو ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں فٹبال، والی بال، رسہ کشی اور دوڑ وغیرہ شامل تھے۔ شام چھ بجے کے قریب انصار طاہر ہال میں واپس تشریف لائے اور برکات خلافت کے حوالے سے ایک انتہائی اہم اجلاس مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں گزشتہ سال کی رپورٹ مختصراً پیش کرتے ہوئے ان پروگراموں کا ذکر کیا جو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال انصاراللہ یوکے کو عطا کئے تھے۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں انصار بھائیوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کی طرف سے عطا کئے گئے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات محنت جاری رکھیں اور دعا کرتے ہوئے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے دین اسلام احمدیت کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے نظام وصیت کے موضوع پر خطاب فرمایا اور انصار بھائیوں کو اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی تحریک کی۔ مکرم مولانا نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ نے انفاق فی سبیل اللہ کے حوالے سے ہارٹلے پول مسجد فنڈ کی طرف توجہ دلائی۔ ریجنل امیر نارتھ ایسٹ مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے حاضرین کو مسجد ہارٹلے پول کی تعمیراتی پیش رفت، ہارٹلے پول میں انصاراللہ کی چیریٹی واک اور اس پر ہارٹلے پول کے عوام و خواص کے تاثرات پر مبنی ایک تفصیلی اور دلچسپ ویڈیو دکھائی جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب یوکے نے خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں برطانیہ میں نئی جلسہ گاہ سے متعلق مالی تحریک اور وعدوں کی طرف توجہ دلائی۔ الحمدللہ اجتماع کے دوران ہی ایک کثیر رقم کے وعدے موصول ہو گئے۔

تیسرا اور آخری دن

25/ستمبر بروز اتوار اجتماع کا تیسرا اور آخری دن

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

تھا۔آج علمی مقابلہ جات میں فی البدیہہ تقریر اور پیغام رسانی کے مقابلے شامل تھے جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں ایتھلیٹک، والی بال اور کلائی پکڑنے کے مقابلے شامل تھے۔ورزشی مقابلہ جات کے بعد طاہر ہال میں مکرم ظہیر احمد صاحب نائب صدر صف دوئم کی زیر صدارت تلقین عمل کا اجلاس شروع ہوا۔مکرم سید نصیر احمد صاحب قائد تربیت انصاراللہ یو کے نے ''صلوۃ پروگرام'' کا تعارف کروایا۔ کرم مولانا اخلاق احمد صاحب انجم نے سیرت النبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خطاب کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے پہلو پر روشنی ڈالی۔مکرم شیخ طارق محمود صاحب قائد تعلیم القرآن نے تعلیم القرآن کلاسز کے حوالے سے خطاب کیا۔مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب نے ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق قرآن کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

اختتامی اجلاس

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس شروع ہوا۔تلاوت نظم اور عہد کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔محترم امیر صاحب UK نے انعامات تقسیم کئے۔

علم انعامی کی حقدار ویسٹ کرائیڈن کی جماعت رہی۔ دوسرے نمبر پر ساؤتھ آل جبکہ تیسرے نمبر پر نیو مالڈن کی جماعت رہی۔بہترین ریجن کی دوڑ میں پہلی پوزیشن لندن ریجن، دوسری پوزیشن مڈل سیکس ریجن جبکہ تیسری پوزیشن بیت الفتوح نے حاصل کی۔

تقریب تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔آپ نے اپنے اس خطاب میں بھی بچوں کی تعلیم وتربیت پر انتہائی زور دیا۔ آپ نے کہا کہ اس اجتماع کے بعد آج جب آپ اپنے گھروں میں جائیں تو دیکھیں کہ آپ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت پر کتنا وقت صرف کر رہے ہیں۔ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بچوں کو بتائیں کہ تم نے سر ظفراللہ خان اور ڈاکٹر عبدالسلام کی طرح عظیم انسان بننا ہے اور جماعت کے لئے ایک قیمتی اور قابل فخر وجود بننا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو اعلیٰ ترین کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخل کروائیں۔

مکرم امیر صاحب نے خطاب کے بعد دعا کروائی اور اس طرح مجلس انصاراللہ UK کا 23واں سالانہ اجتماع کا بابرکت اختتام ہوا۔

❁❁❁❁❁❁❁

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

جماعت اسلامی اور علماء ومشائخ بھی جرائم پیشہ نکلے

اخبار ''دن'' کے مورخہ ۱۸؍اکتوبر ۲۰۰۵ء صفحہ ۷ میں شائع شدہ ایک عبرت خیز رپورٹ:

''صدر آزاد کشمیر اور سپیکر قانون ساز اسمبلی کے آبائی حلقے میں گاؤں کرونکڑا میں محکمہ لوکل گورنمنٹ مظفر آباد کے ملازم نے دوٹرک امدادی سامان لے کر خود ہڑپ کرلیا..... وزیر ٹرانسپورٹ کے بارے میں بھی متاثرین کا کہنا ہے کہ انہوں نے ادویات، راشن سمیت مختلف طرح کا سامان اتروا کر اپنے متعلق گوداموں میں سٹاک کروا رکھا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے سابق امیدوار اور سابق چیئرمین ترقیاتی ادارے کے بارے میں مصدقہ اطلاعات ہیں کہ انہوں نے بھی سامان سٹاک کروا رکھا ہے............ اطلاعات ہیں کہ یہ سامان وہ سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔امدادی سامان کی لوٹ مار کے حوالے سے اہم انکشافات سامنے آئے ہیں اور اس لوٹ مار میں آزاد کشمیر کی حکومت کے ایک وزیر سمیت مختلف سیاسی جماعتوں کے بااثر افراد بھی شامل ہیں جن کا اپنا کوئی نقصان نہیں ہوا اور وہ امدادی سامان لوٹ کر اسے دوبارہ مارکیٹوں میں بھی فروخت کر رہے ہیں اور اس کے بدلے اپنی مرضی کا سامان حاصل کر رہے ہیں۔آزاد کشمیر کے مقامی افراد کا کہنا تھا کہ سردار سکندر کی کابینہ میں شامل سنئیر وزیر و وزیر خوراک راجہ قیوم اور اُن کے بیٹے سمیت حال ہی میں منتخب ہونے والے مسلم کانفرنس کے ایم ایل اے، سابق وزیر لطیف اکبر کے دست راست پرواز اعوان مظفر آباد حلقہ ۴ کے **سابق امیر جماعت اسلامی مولوی نیاز اور آزاد کشمیر علماء و مشائخ بورڈ کے وائس چیئرمین صاحبزادہ سلیم چشتی مبینہ طور پر اس لوٹ مار میں ملوث ہیں اور وہی لوٹ مار کرنے والے افراد کی پشت پناہی کر رہے ہیں''۔**

مغلیہ سلطنت کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر (۱۷۷۵ء۔۱۸۶۹ء) شاعر حزن ویاس کا یہ شعر نہایت درجہ سبق آموز اور تصوف کی روح ہے۔

ظفر آدمی اس کو نہ جانئے گا
ہو وہ کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی
جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

❁❁❁❁❁

جرائم پیشہ لوگوں کو ایک صدی قبل ربّانی انذار

حضرت اقدس مسیح موعود نے ۱۵؍اپریل ۱۹۰۵ء کو انذار فرمایا۔:

''خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہئے...یہ شدید آفت جس کو خدا تعالیٰ نے زلزلہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے صرف اختلاف مذہب پر کوئی اثر نہیں رکھتی اور نہ ہندو یا عیسائی ہونے کی وجہ سے کسی پر عذاب آسکتا ہے اور نہ اس وجہ سے آسکتا ہے کہ کوئی میری بیعت میں داخل نہیں یہ سب لوگ اس تشویش سے محفوظ ہیں ہاں **جو شخص خواہ کسی مذہب کا پابند ہو جرائم پیشہ ہونا اپنی عادت رکھے اور فسق وفجور میں غرق ہو اور زانی، خونی، چور، ظالم اور ناحق طور پر بداندیش، بدزبان اور بدچلن ہو اُس کو ڈرنا چاہئے''۔**

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۱۲۰ حاشیہ طبع اوّل)

میں نے روتے روتے سجدہ گاہ بھی تر کردیا
پر نہیں ان خشک دل لوگوں کو خوف کردگار

❁❁❁❁❁

عالم الغیب خدا ہے، نہ کہ جیالوجسٹ

خدا کے مقدس مسیحؑ نے ٹھیک ایک سو سال پیشتر ۱۹۰۵ء میں مستقبل کے زلزلہ کے ہولناک مناظر کی نقاب کشائی کرتے ہوئے یہ بھی خبر دی۔:

''خدا فرماتا ہے کہ میں مخفی طور پر آؤں گا اور میں ایسے وقت میں آؤں گا کہ کسی کو بھی اطلاع نہیں ہوگی۔یعنی لوگ اپنے دنیا کے کاروبار میں سرگرمی اور اطمینان سے مشغول ہوں گے کہ یک دفعہ وہ آفت نازل ہوجائے گی۔اور اس سے پہلے لوگ تسلّی کر بیٹھے ہوں گے کہ زلزلہ نہیں آئے گا اور اپنے تئیں بے خطر اور امن میں سمجھ لیا ہوگا۔تب یک دفعہ یہ آفت ان کے سروں پر ٹوٹے گی۔مگر خدا فرماتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے۔آفتاب بہار کی صبح میں نمودار ہوگا اور خزاں کی شام میں غروب کرے گا۔ تب کئی گھروں میں ماتم پڑے گا کیونکہ انہوں نے وقت کو شناخت نہ کیا۔علم غیب تک کسی نجومی اور کسی طبقات الارض کے علم کے مدعی کو رسائی نہیں اور کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہوگا مگر خدا جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا ہے وہ اپنی مخلوقات کی تہ سے واقف ہے''۔(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۳۔۹۴ طبع اوّل)

❁❁❁❁❁

مسیحی دنیا پر اتمام حجت

اکیسویں صدی کے زلازل خدا کی ہستی پر زندہ ثبوت ہیں جن کے ذریعہ ساری دنیا بالخصوص مسیحی دنیا پر خدا کی حجت تمام ہوگئی ہے کیونکہ انجیل میں مسیح کی آمد ثانی کی علامتوں میں اسکی بار بار اور شدومدّ سے پیشگوئیاں کی گئی ہیں مثلاً:

حضرت مسیح نے کوہ زیتون میں شاگردوں سے کہا۔:

''قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی۔اس وقت لوگ تم کو ایذا دینے کے لئے پکڑوائیں گے اور تم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطر سب قومیں تم سے عداوت رکھیں گی''۔(متی: ۲۴۔: آیت ۷ تا ۹)

اسی طرح انجیل مرقس باب ۱۳ میں بھی ہے کہ:

''قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔جگہ جگہ بھونچال آئیں گے اور کال پڑیں گے...... **لوگ تم کو عدالتوں کے حوالہ کریں گے اور تم عبادت** خانوں میں پیٹے جاؤ گے...اور دعا کرو کہ یہ جاڑوں میں نہ ہو کیونکہ وہ دن ایسی مصیبت کے ہوں گے کہ خلقت کے شروع سے جسے خدا نے خلق کیا نہ اب تک ہوئی ہے نہ کبھی ہوگی...ان دنوں میں اس مصیبت کے بعد سورج تاریک ہوجائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور آسمان سے ستارے گرنے لگیں گے اور جو قوتیں آسمان میں ہیں وہ ہلائی جائیں گی۔اور اس وقت لوگ ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے۔اس وقت وہ فرشتوں کو بھیج کر اپنے برگزیدوں کو زمین کی انتہا سے آسمان کی انتہا تک چاروں طرف سے جمع کرے گا''۔

لوقا باب ۲۱ آیت ۱۰تا۱۹ میں زلازل کی تباہ کاریوں کے ساتھ سچے مسیح موعود کے خدام کی آسمانی حفاظت کی ان الفاظ میں پیشگوئی موجود ہے۔

''قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور بڑے بڑے بھونچال آئیں گے اور جابجا کال اور مری پڑے گی''(ایڈز کی بیماری بھی طاعون کی ایک قسم ہے۔ناقل)

''اور آسمان پر بڑی بڑی دہشتناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی''۔(بمباری کی طرف بھی اشارہ ہے۔ ناقل)

''لیکن ان سب باتوں سے پہلے وہ میرے نام کے سبب سے تمہیں پکڑیں گے اور ستائیں گے اور عبادتخانوں کی عدالت کے حوالہ کریں گے اور قید خانوں میں ڈلوائیں گے اور بادشاہوں اور حاکموں کے سامنے حاضر کریں گے اور یہ تمہارا گواہی دینے کا موقع ہوگا۔پس اپنے دل میں ٹھان رکھو کہ ہم پہلے سے فکر نہ کریں گے کہ کیا جواب دیں کیونکہ مَیں تمہیں ایسی زبان اور حکمت دوں گا کہ تمہارے کسی مخالف کو سامنا کرنے یا خلاف کہنے کا مقدور نہ ہوگا اور تمہیں ماں باپ اور بھائی اور رشتہ دار اور دوست بھی پکڑوائیں گے بلکہ وہ تم میں سے بعض کو مروا ڈالیں گے اور میرے نام کے سبب سے''(یعنی مسیح موعود پر ایمان لانے کے ''جرم'' میں۔ناقل) ''**سب لوگ تم سے عداوت رکھیں گے لیکن تمہارے سر کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوگا۔اپنے صبر سے تم اپنی جانیں بچائے رکھو گے**''۔

اب دنیا خود فیصلہ کرسکتی ہے کہ حضرت مسیح کا بیان فرمودہ نقشہ ایک صدی سے صبر وتحمل کا مثالی نمونہ دکھلانے والی جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے معرض وجود میں آیا ہے یا آتشیں بموں سے دنیا کو جہنم زار بنانے والی عیسائی قوتوں کے ذریعہ سے؟ آج دنیا کے پردہ میں صرف مظلوم احمدی ہی ہیں جو قیام جماعت سے اب تک ظلم وستم کی چکی میں پیسے جا رہے ہیں۔خدا کے گھر میں بھی انہیں خون سے نہلایا جارہا ہے اور اپنے ہی وطن میں بے وطن ہوکر قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ان کے معصوم بچے اور جگر گوشے خونی ملاّ کی گولیوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔مگر وہ دنیا والوں سے داد وفریاد کرنے کی بجائے اپنے مولا ہی کے آستانہ پر سر رکھے ہوئے ہیں اور بزبان حال اشکبار آنکھوں سے یہ کہہ رہے ہیں

مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کی ہم
جب سے عشق اس کا تہ دل میں بٹھایا ہم نے
کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملّت میں رکھایا ہم نے
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

❁❁❁❁❁

خطبہ جمعہ

جماعت کا فرض بنتا ہے کہ شہداء اور ان کی اولادوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جماعت احمدیہ کی سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب بھی جماعت پر ایسا موقع آیا تو جماعت کے افراد نے صبر اور حوصلے کے ساتھ تمام ظلم برداشت کئے۔

شمالی پاکستان اور کشمیر کے علاقہ میں خوفناک زلزلہ کے متأثرین کی امداد کے لئے
جماعت اپنے وسائل کے لحاظ سے محض اللہ کی خاطر خاموشی کے ساتھ خدمت میں مصروف ہے۔

وطن کی محبت کا تقاضا ہے کہ ہر پاکستانی احمدی اس کڑے وقت میں اپنے بھائیوں کی مدد کرے۔ عملی طور پر بھی اور دعاؤں سے بھی۔

جماعت احمدیہ نے اس ملک کے بنانے میں بھی حصہ لیا ہے اور انشاءاللہ اس کی تعمیر و ترقی میں بھی ہمیشہ کی طرح حصہ لیتی رہے گی۔

آفات و مصائب سے بچاؤ کے لئے آنحضرت ﷺ کی بعض دعاؤں کا تذکرہ۔
دنیا کی ہدایت کے لئے اور آفات سے محفوظ رہنے کے لئے ہر احمدی کو دعا کرنی چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز–فرمودہ 14/اکتوبر 2005ء(14/اخاء 1384 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

﴿وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ۔ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّاتَشْعُرُوْنَ۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ۔ وَبَشِّرِالصّٰبِرِيْنَ۔ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾

(سورۃ البقرہ آیات 155تا 157)

گزشتہ دنوں دو ایسے واقعات ہوئے جنہوں نے ہر احمدی کے دل میں چاہے وہ کہیں کا بھی رہنے والا احمدی ہے، ایک غم اور درد کی لہر دوڑا دی۔ مختلف ممالک سے خطوط کے ذریعہ سے اس کا اظہار ہوا۔ خاص طور پر پاکستانی احمدیوں کے لئے یہ دونوں صدمے بہت تکلیف دہ تھے۔ ہر دل بے چین ہو گیا۔ ایک واقعہ تو گزشتہ جمعہ کو ہوا تھا جس کا مَیں نے خطبہ کے آخر پر ذکر بھی کیا تھا۔ دوسرا واقعہ دوسرے روز صبح ایک خوفناک زلزلے کا تھا جس نے شمالی پاکستان اور کشمیر کے وسیع علاقے میں خوفناک تباہی پھیلائی۔

جہاں تک پہلے واقعہ کا تعلق ہے ہمیں پتہ ہے کہ الٰہی جماعتوں پر امتحان آتے ہیں۔ تمام انبیاء پر ایسی سختیاں اور ظلم ہوئے اور انہوں نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے فریاد کی اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ جماعت احمدیہ کی گزشتہ سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب بھی جماعت کے افراد پر یا جماعت پر ایسا موقع آیا تو جماعت کے افراد نے صبر اور حوصلے کے ساتھ تمام ظلم برداشت کئے۔ کبھی قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ اور اسی صبر کا نتیجہ ہے کہ ہر ایسے واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ جماعت کو پہلے سے بڑھ کر نوازتا ہے اور نوازتا چلا جا رہا ہے، اور انشاءاللہ تعالیٰ نوازتا رہے گا۔ اس لئے آج بھی افراد جماعت کو اور خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے بچے، بھائی یا خاوند شہید ہوئے یا زخمی ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے صبر کے ساتھ اس کا رحم اور فضل مانگتے رہنا چاہئے۔ یہ افراد جو شہید ہوئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمیشہ کی زندگی پا گئے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں جن کو آئندہ آنے والی نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں یہی مضمون اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مُردہ ہیں۔ وہ مُردہ نہیں مگر تم نہیں سمجھتے کتنا بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا ہے، وہ ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں۔ پس مونگ کے یہ آٹھ شہید اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے ہیں۔ پھر ان لوگوں کا خون تو اُس وقت بہایا گیا تھا جب خدا کے گھر میں اس کی عبادت میں مصروف تھے۔ ظالمانہ طور پر گولیوں کا نشانہ اس وقت بنایا گیا تھا جب وہ خدا کے حضور جھکے ہوئے تھے۔ یقیناً یہ شہداء اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں۔ پس ہر احمدی جس نے خدا کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور شہادت کا مقام پایا، اس کے عزیز اور رشتہ دار اور ہر احمدی کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ یہ خدا کی خاطر قربانی کرنے والے اپنی دائمی زندگی بنا گئے ہیں، ہمیشہ کی زندگی بنا گئے ہیں۔ گو ان کے بچوں اور قریبی عزیزوں کے لئے یہ صدمہ بہت بڑا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ملنے کے بعد ہم نے حوصلے اور صبر سے اس کو برداشت کرنا ہے اور اس آزمائش پر پورا اترنا ہے، ان کے لئے دعا کرنی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے کبھی بھی جماعت کی قربانیاں ضائع نہیں کیں اور یہ قربانیاں بھی انشاءاللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔ لیکن وہی بات ہے کہ ہمیں صبر سے کام لینا چاہئے۔ ہمارے لئے خوشخبریاں بھی اسی صورت میں ہیں جب ہم صبر کریں گے۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم ہمیشہ ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ﴿اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ یعنی ان پر جب بھی کوئی مصیبت آتی ہے تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ پس جب یہ سوچ ہو گی تو اللہ تعالیٰ اپنی خاطر قربانی دینے والے افراد کے درجات تو بلند فرما ہی رہا ہو گا۔ ان شہداء کے پیچھے رہنے والوں کے لئے یہ امتحان آسان کر دے گا۔ اور نہ صرف یہ کہ یہ امتحان آسان فرمائے گا بلکہ اپنے فضل سے ایسی برکات سے اور ایسے فضلوں سے نوازے گا کہ بندہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک مومن کو کوئی دکھ پہنچے یا رنج پہنچے یا تنگی اور نقصان پہنچے اور اگر وہ صبر کرتا ہے تو اس کا یہ طرز عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا باعث بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شہداء کے تمام عزیزوں کو صبر سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی جناب سے بے انتہا نوازے۔

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور حتی المقدور بدی کے مقابلے سے پرہیز کرو۔ تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل ان کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہیں کے ساتھ خدا ہوتا ہے‘‘۔

پس ہمارا کام ہے کہ صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔ اللہ کا خوف ہمارے سب خوفوں پر غالب ہو۔ اور اس کی رضا کا حصول ہماری زندگی کا مقصد ہو۔ بعض لوگ جلد بازی میں مخالف پر بعض دفعہ طعن و تشنیع کر جاتے ہیں یا دوسروں سے طعن و تشنیع کی باتیں کر جاتے ہیں۔ ایک احمدی کو یہ زیب نہیں دیتا۔ کسی نے مجھے کسی کی شکایت بھی لکھی تھی۔ ہم نے اپنا جو ایک امتیاز قائم رکھا ہوا ہے اسے قائم رکھنا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے اور تمہارے منشاء کے مطابق تمہاری اطاعت کرتا ہے اور تمہارے لئے سب کچھ چھوڑتا ہے کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے؟ اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے؟ پس جب تم انسان ہو کر پیار کے بدلے میں پیار کرتے ہو پھر کیونکر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے اور کون غدار اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کر کے دکھلائے گا‘‘۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:

’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین پر بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا، اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی اس بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا کہ خدا تمہاری آزمائش کرے‘‘۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ درخت بڑھا اور بڑھ رہا ہے۔ اور ایک جگہ آپؑ نے فرمایا چھوٹی چھوٹی شاخ تراشیاں اس لئے ہوتی ہیں کہ مزید بہتری پیدا ہو۔ پس ہمارا کام اس ایمان پر قائم رہنا ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اس دنیا میں ہمیشہ سب شہیدوں کی اولادوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔

ضمناً مَیں یہ بھی ذکر کر دوں کہ رمضان سے کچھ عرصہ پہلے ہی (شاید ایک ڈیڑھ مہینہ پہلے) کوئٹہ میں بھی ایک شہادت ہوئی تھی۔ وقتاً فوقتاً اِکّا دُکّا وہاں تو ہوتی رہتی ہیں۔ یہ بڑا ایک حادثہ ہوا تھا رمضان سے پہلے۔ ان کی اولاد کو بھی سب لوگ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سب جماعت کا فرض بنتا ہے کہ شہداء اور ان کی اولادوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور آئندہ جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

اب مَیں کچھ ذکر گزشتہ دنوں پاکستان میں جو زلزلہ آیا ہے، اس کا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ زلزلہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شمالی پاکستان کے کچھ حصوں اور کشمیر کے علاقے میں بہت زیادہ تباہی پھیلا کر گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد بحیثیت انسان اور بحیثیت مسلمان بھی اس آسمانی آفت پر دل میں درد اور دُکھ محسوس کر رہا ہے۔ اور ہم پاکستانی احمدی تو اپنے بھائیوں کی تکلیف اور دُکھ دیکھ کر انتہائی دکھ اور کرب میں ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمارے ہم وطنوں کی تکلیفوں کو کم کرے اور انہیں آفات سے بچائے۔ مَیں نے صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان اور صدر آزاد کشمیر اور وزیراعظم آزاد کشمیر کو جو افسوس کا خط لکھا تھا اس میں بھی انہیں یقین دلایا تھا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ کی طرح ان کی ہر ممکن مدد کرے گی۔ وطن کی محبت کا تقاضا بھی یہ ہے کہ ہر پاکستانی احمدی اس کڑے وقت میں اپنے بھائیوں کی مدد کرے۔ عملی طور پر بھی اور دعاؤں سے بھی۔ اپنی تکلیفوں کو بھول جائیں اور دوسرے کی تکلیف کا خیال کریں۔ جماعت احمدیہ نے پہلے دن سے ہی جب سے کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے ہمیشہ پاکستان اور مسلمانوں کے حقوق کے لئے قربانیاں دی ہیں اس لئے یہ تو کبھی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک احمدی کا کوئی مسلمان بھائی تکلیف میں ہو یا ملک پر کوئی مشکل ہو اور ایک احمدی پاکستانی شہری دُور کھڑا صرف نظارہ کرے اور اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ پس جماعت احمدیہ نے اس ملک کے بنانے میں بھی حصہ لیا ہے اور انشاء اللہ اس کی تعمیر و ترقی میں بھی ہمیشہ کی طرح حصہ لیتی رہے گی۔ کیونکہ آج ہمیں ’’وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے‘‘ کا سب سے زیادہ ادراک ہے۔ آج احمدی ہے جو جانتا ہے کہ وطن کی محبت کیا ہوتی ہے۔ اور جس جس ملک میں بھی احمدی بستا ہے وہ اپنے وطن سے، اپنے ملک سے خالص محبت کی عملی تصویر ہے۔ اس لئے اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہے کہ پاکستانی احمدی ملک کے وفادار نہیں ہیں تو یہ اس کا خام خیال ہے۔

گو کہ اس زلزلے کے بعد سے فوری طور پر ہی افراد جماعت بھی اور جماعت احمدیہ پاکستان بھی اپنے ہموطنوں کی، جہاں تک ہمارے وسائل ہیں، مصیبت زدوں کی مدد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن مَیں پھر بھی ہر پاکستانی احمدی سے یہ کہتا ہوں، ان کو یہ توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ اِن حالات میں جبکہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں، کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں، حتی المقدور ان کی مدد کریں۔ جو پاکستانی احمدی باہر کے ملکوں میں ہیں، ان کو بھی بڑھ چڑھ کر ان لوگوں کی بحالی اور ریلیف (Relief) کے کام میں حکومت پاکستان کی مدد کرنی چاہئے۔ وہاں کی ایمبیسیوں نے جہاں جہاں بھی فنڈ کھولے ہوئے ہیں اور جہاں ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) نہیں ہے، ان ایمبیسیز میں جا کر مدد دے سکتے ہیں۔

ہماری ذمہ داریاں تو کئی طرح بنتی ہیں۔ ایک بحیثیت انسان، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک احمدی کو سب سے زیادہ انسانیت کا ادراک حاصل ہے۔ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم محسن انسانیتﷺ کے سب سے زیادہ عاشق ہیں۔ اس لئے آج اگر دکھی انسانیت ہمیں بلا رہی ہے تو ہمیں اس کی مدد کے لئے آگے آنا چاہئے۔ یہ مَیں صرف اس لئے نہیں کہہ رہا کہ مَیں پاکستانی ہوں اس لئے پاکستان کی مدد کریں۔ انڈونیشیا میں طوفان آیا وہاں بھی ہم نے مدد کی ہے اور جگہوں پر بھی آیا، وہاں پہ بھی مدد کی۔ ایران میں بھی کی، جاپان میں بھی کی۔ تو ہر جگہ جماعت احمدیہ ہمیشہ کرتی ہے۔ لیکن ہم میں سے یہاں بیٹھے ہوئے اکثریت جو پاکستانیوں کی ہے، اپنے وطن کی محبت کا تقاضا ہے کہ ان کو بہرحال مدد کرنی چاہئے۔ اور بحیثیت ایک مسلمان، قطع نظر اس کے کہ وہ لوگ ہمیں کیا سمجھتے ہیں، ہم بہرحال مسلمان ہیں اور وہ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ اس لئے بحیثیت مسلمان ہمیں مدد کرنی چاہئے۔ عوام کی اکثریت کم علمی کی وجہ سے اپنے بعض علماء کے پیچھے پڑ کر ہمارے خلاف ہے لیکن یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ منسوب ہونے کا کم از کم دعویٰ رکھتے ہیں۔ اس لئے آج یہ تکلیف میں ہیں تو ہمیں اپنی تکلیفیں بھلا کر ان کی مدد کرنی چاہئے۔ پھر پاکستانی احمدی کا جیسا کہ مَیں نے کہا ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے بھی یہ فرض بنتا ہے کہ اس آسمانی آفت کی وجہ سے ملک میں جو تباہی آئی ہے اس کی بحالی کے لئے ملک کی مدد کریں۔

آسمانی آفات جب آتی ہیں تو پھر چھوٹا، بڑا، بچہ، بوڑھا، غریب، امیر سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ دیکھ لیں خبریں یہی بتاتی ہیں کہ بعض شہروں میں سرکاری افسران بھی اور ممبر آف پارلیمنٹ بھی، سیاسی لیڈر بھی، سکولوں کے بچے بھی، عورتیں بھی، بوڑھے بھی، سب کے سب بعض جگہوں پہ اس زلزلے کی وجہ سے مکانوں کے گرنے کی وجہ سے لقمۂ اجل بن گئے، وفات پا گئے۔ تو یہ بہت بڑی تباہی تھی۔ شہروں کے شہر اجڑ گئے، دیہاتوں کے دیہات ملیا میٹ ہو گئے، بعض تو صفحہ ہستی سے ختم ہو گئے۔ ابھی تک بعض جگہوں پر امدادی ٹیمیں نہیں پہنچ سکیں۔ لیکن پھر بھی جو روز خبریں آتی ہیں بڑا خوفناک منظر پیش کرتی ہیں۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جماعت بعض جگہ اپنے وسائل کے لحاظ سے امدادی کام کر رہی ہے اور کرنا بھی چاہئے۔ بعض جگہیں ایسی بھی ہیں جہاں خدام الاحمدیہ کی ٹیمیں سب سے پہلے پہنچیں۔ نہ کوئی حکومتی ٹیم وہاں پہنچی، نہ کوئی فوج پہنچی، نہ کوئی اور ادارہ، این جی او یا کوئی اور پہنچا۔ لیکن بہرحال جماعت وہاں پہنچتی ہے اور خاموشی سے کام کرتی ہے کیونکہ اس کا اتنا زیادہ پراپیگنڈا نہیں ہوتا، زیادہ شور شرابہ نہیں کرتی۔ مقصد صرف خدمت خلق ہوتا ہے اس لئے بہت سوں کو ان خدمات کا پتہ نہیں ہوتا جو چھپی ہوئی خدمات ہو رہی ہوتی ہیں۔ لیکن بعض احمدی کیونکہ مستقل فیکسیں بھیجتے رہتے ہیں یا مشورے بھی لکھتے رہتے ہیں کہ یوں ہونا چاہئے اور بعض غیر بھی یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ احمدی خاموش ہیں تو شاید یہ لوگ، پاکستانی احمدی اس آسمانی آفت پر قوم سے ہمدردی نہیں کر رہے، اور ان کی مدد نہیں کر رہے۔ تو اس لئے میں مختصراً بعض کام جو فوری طور پر جماعت نے شروع کئے ان کے متعلق بتا دیتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ جیسا میں نے کہا ہم تو اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کرنے والے ہیں، ہمیں کوئی نام و نمود نہیں چاہئے۔ کسی سے بھی اس کا اجر نہیں چاہئے۔ صرف دکھی انسانیت کی خدمت کرنا ہمارا مقصد ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض لوگوں کی تسلی کے لئے مختصراً بتا دوں، پہلے بھی کہہ چکا ہوں، کہ بعض جگہ سب سے پہلے ہماری ٹیمیں پہنچی ہیں۔ وہاں ابتدائی طور پر جو بھی مدد ہو سکتی تھی وہ ان کی کی گئی۔ پھر جو حالات تھے کہ آفت کے بعد آفت۔ یعنی زلزلے کے بعد سخت بارش اور اولے پڑنے شروع ہو گئے۔ گھر تو لوگوں

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کے رہے نہیں تھے، باہر ٹھنڈ میں لوگ پڑے ہوئے تھے جو اس آفت اور زلزلے سے بچ گئے تھے، گھروں میں دبنے سے بچ گئے تھے، بھوکے پیاسے تھے تو وہاں بھوک پیاس مٹانے کے لئے خشک راشن کا تو کوئی فائدہ نہیں تھا۔ کیونکہ باہر بارش ہو رہی تھی لکڑی جل نہیں سکتی تھی ۔تو ہمارے خدام اسلام آباد سے کئی کئی دیگیں چاول پکوا کے اور ان کے پیکٹ بنا کے لے جاتے تھے ۔جن علاقوں تک وہ پہنچ سکتے تھے قریب ترین، پورے علاقے کو تو سنبھال نہیں سکتے تھے، لیکن ایک دو گاؤں تک جہاں تک وہ پہنچ سکتے تھے وہ پہنچتے رہے اور روزانہ ڈیڑھ دو ہزار آدمیوں کو پکا ہوا کھانا ملتا رہا۔ پھر اس کے علاوہ روزانہ دو تین ٹرک جماعت کی طرف سے جن میں خشک راشن، کپڑے کمبل وغیرہ بھی جاتے رہے ہیں۔ پھر ملک کے دوسرے حصوں سے بھی ہر جگہ سے جہاں جہاں جماعت ہے انہوں نے ریلیف فنڈ کے لئے مدد کی ہے۔احمدی سامان اکٹھا کر رہے ہیں اور بھیج رہے ہیں۔کل ہی تین ٹرک چاول جس میں ساڑھے سات سو بوری چاول تھا۔ چار ٹرک کمبل، بستر اور گرم کپڑے وغیرہ سیالکوٹ، شیخوپورہ سے گئے ہیں۔ اس سے پہلے لاہور وغیرہ سے بھی جا چکے ہیں۔ پھر ربوہ سے کل ایک ٹرک گرم کپڑوں کا گیا ہے۔ وہاں لجنہ، انصار، خدام ماشاء اللہ سب یہ کام کر رہے ہیں۔ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے ہیں اور یہ امدادی کام سنبھالا ہوا ہے۔ اور بڑی خوش اسلوبی سے یہ سرانجام دے رہے ہیں۔

دو دن کی بات ہے مَیں ٹی وی پر سن رہا تھا کہ سرکاری عہدیدار، کوئی سیاسی لیڈر باتیں کر رہے تھے کہ آئندہ چند دنوں میں ان علاقوں میں شدید سردی پڑنے والی ہے۔ کشمیر کے علاقے میں تو ٹھنڈ ہوتی ہے۔ اس لئے فوری طور پر وہاں جو مسئلہ ہے وہ رہائش کا ہے۔ کیونکہ موجودہ رہائش تو اس قابل نہیں رہی۔ اس لئے ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ وہاں ان کی رہائش کا مسئلہ حل کریں۔ اور پھر چونکہ بے تحاشا اموات ہوئی ہیں اور ان کو فوری طور پر دفنانے کا بھی انتظام نہیں ہے، ان کے پاس سامان نہیں اس لئے بیماری پھیلنے کا خطرہ ہے۔ تو ٹینٹ اور گرم کپڑے اور دوائیاں وغیرہ اور ڈاکٹر وغیرہ فوری طور پر وہاں چاہئیں۔

جماعت کا خیال تھا کہ کچھ علاقے مخصوص کر کے، جو بھی وہاں حکومت علاقے جماعت کے لئے مخصوص کر دے، وہاں ایک ٹینٹ کالونی قائم کر دی جائے اور اُن لوگوں کو مکمل طور پر جماعت سنبھالے۔ کم از کم دو مہینے کے لئے راشن وغیرہ اور کھانا وغیرہ بھی مہیا کرے اور ہر چیز رہائش اور کپڑے بھی۔ اس کے لئے بہرحال کوشش ہو رہی ہے۔ باقی سامان کا تو انشاء اللہ تعالیٰ انتظام ہو جائے گا بلکہ ہو گیا ہے لیکن وہاں خیمے نہیں مل رہے تھے۔ کیونکہ فوج نے اور دوسرے لوگوں نے پہلے لے لئے تھے۔ کچھ تو یہاں سے ہیومینیٹی فرسٹ UK نے 500 کے قریب خیمے خریدے ہیں۔ اسی طرح پاکستانی جماعت نے انتظام کیا ہے، چین سے منگوا رہے ہیں ہزار ڈیڑھ ہزار خیمے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ یہ لوگ اس کام کو باحسن کر سکیں اور ہمیشہ کی طرح دکھی انسانیت کی بے نفس ہو کر خدمت کر سکیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے ڈاکٹروں کا ایک گروپ تقریباً 20 ہزار پونڈ مالیت کی دوائیاں بھی ساتھ لے کر گئے ہیں جس میں پانچ ڈاکٹرز اور پیرامیڈکس کے دو آدمی شامل ہیں اور جرمنی سے دو ڈاکٹرز گئے ہیں اور ایک یہاں UK سے بھی گیا ہے جو پاکستان پہنچ چکا ہے۔ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم امریکہ میں بھی تیار بیٹھی ہے جب بھی ان کو اشارہ ملے گا، کیونکہ روٹیشن (Rotation) میں جانا ہے، تو وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ روانہ ہو جائیں گے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت یہاں سے کنٹینر بھی آج یا کل جانے والا ہے جس میں خیمے اور دوسرا سامان بھی ہو گا۔ یہ جو ڈاکٹر یہاں سے گئے تھے اب ان کی اطلاع ہے کہ 'باغ' جو وہاں ایک جگہ ہے وہاں وہ پہنچ چکے ہیں اور کام شروع کر دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نقد رقم بھی اور سامان بھی ہومینیٹی فرسٹ مہیا کرتی رہے گی۔ لیکن یہ کام اتنا بڑا اور تباہی اتنی وسیع علاقے پر ہے کہ جیسے مَیں بتا چکا ہوں، چھوٹی چھوٹی این جی اوز بلکہ پوری حکومتی مشینری بھی اس کو نہیں سنبھال سکتی۔ ایسی آفتیں جب آتی ہیں تو بڑی بڑی حکومتیں بھی بحالی کا کام نہیں کر سکتیں۔ اب دیکھیں گزشتہ دنوں امریکہ میں جو دو طوفان آئے تھے، پہلے نے جو تباہی پھیلائی تھی ان کا خیال ہے کہ اس شہر کو آباد کرتے ہوئے تو کئی سال لگ جائیں گے۔ تو پاکستان کے پاس تو وسائل بھی اتنے نہیں ہیں۔ بہت تھوڑے سے وسائل ہیں اور تباہی بہت وسیع علاقے میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ تو اگر پوری قوم جذبے سے کام کرے، ایمانداری سے امداد کی پائی پائی بحالی پر خرچ ہو تب بھی کئی سال لگ جائیں گے۔

پاکستان کے ایک ٹی وی چینل پر ڈسکشن (Discussion) ہو رہی تھی، کوئی ایم این اے یا دوسرے سیاسی لوگ مشورے دے رہے تھے کہ ایم این ایز وغیرہ کے ڈویلپمنٹ فنڈز بحالی پر خرچ کر دیئے جائیں۔ بڑی مدد ہو جائے گی۔ کوئی صاحب کہہ رہے تھے کہ اب عید آ رہی ہے، فطرانہ اس کے اوپر سارا لگا دیا جائے تو بہت اعلیٰ کام ہو جائے گا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اس سے کچھ حد تک مدد تو مل جائے گی۔ یہ اتنی چھوٹی موٹی تو تباہی نہیں ہے۔ بحالی کے لئے تو بڑا خرچ چاہئے۔ اب مثلاً فطرانہ ہی لے لیں۔ ان کی بات سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ پاکستان کی کل آبادی تقریباً 15 کروڑ ہے اور تیس روپے کہتے ہیں فطرانہ فی کس مقرر ہے کہ اس سے بڑے پیسے جمع ہو جائیں گے۔ اوّل تو وہاں پر ہر شہری فطرانہ دیتا ہی نہیں۔ بہت سے غریب لوگ ہیں جو اس قابل ہی نہیں کہ دے سکیں۔ اور پھر نظام بھی ایسا ہے کہ پورا اکٹھا بھی نہیں کیا جاتا۔

اگر فرض کر لیا جائے کہ تمام فطرانہ دے دیں گے تو پھر بھی 4/ارب پچاس کروڑ روپے ہی رقم بنتی ہے۔ جبکہ ہمارے اندازے کے مطابق دو ماہ کا راشن اور ٹینٹ اور گرم کپڑے وغیرہ اگر ایک خاندان کو مہیا کئے جائیں تو 16 ہزار روپے فی خاندان کا خرچ ہے۔ پہلے تو کہہ رہے تھے کہ 40 لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ اب کہتے ہیں 50 لاکھ۔ ابھی کسی کو اندازہ نہیں ہے۔ موتیں بھی بے تحاشہ ہیں بہرحال اگر یہ تعداد لی جائے تو اس کا مطلب ہے کہ کم از کم آٹھ لاکھ خاندان متاثر ہوا ہے۔ اس حساب سے تقریباً دو ماہ کے لئے اگر ان کو کھانا پینا دینا ہو اور ٹینٹ مہیا کرنے ہوں تو تقریباً 13/ارب روپے چاہئے۔ 13/ارب روپے کا مطلب ہے 130 ملین پونڈ اگر صرف دو مہینے کا کھانا دیں۔ اگر اپنے ڈویلپمنٹ اخراجات بھی خرچ کر دیں اور سب کچھ خرچ کر دیں تب بھی ممکن نہیں ہے۔ اور ہم جب اندازہ لگاتے ہیں تو ہم تو ایک ایک پائی خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔۔ کوئی ذاتی مفاد نہیں ہوتا۔ لیکن سرکاری کاموں میں تو بے تحاشا اخراجات ہو رہے ہوتے ہیں۔ پھر جماعت کے بہت سارے کام والنٹیئرز کے ذریعے ہوتے ہیں۔ خدمت خلق کے ذریعے سے ہو رہے ہوتے ہیں۔ خدمت خلق کے جذبہ کے تحت ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوسروں میں یہ جذبہ تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ آجکل گو کہ جذبہ پیدا ہوا ہوا ہے لیکن دیکھیں کتنی دیر قائم رہتا ہے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ صرف دو مہینے کا خرچ ہے۔ جو تباہی آئی ہے، سڑکیں، ہسپتال، سکول اور متفرق چیزیں ان کو بحال کرنے کے لئے ایک انفراسٹرکچر بحال کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔ پھر لوگوں کے گھر ہیں، کاروبار ہیں، ایک خوفناک صورت حال ہے جو اس علاقے میں ہے۔ ان کے لئے تو بلینز روپوں کی ضرورت ہو گی۔ اربوں کی باتیں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور آئندہ ملک کو ہر آفت سے بچائے۔ یہ سارے لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں۔ حکومت کے ادارے بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں۔ اور عوام کی خدمت اور بحالی کے کام میں اسی طرح اچھے نمونے قائم کریں جس طرح آج کل اظہار کیا جا رہا ہے۔ جس طرح ایک سیاسی لیڈر نے کہا کہ ان حالات میں سیاسی فائدے نہ اٹھائیں بلکہ ایک ہو کر کام کریں۔ اور بظاہر عمومی طور پر پروگراموں میں یہ نظارے ایک ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ ایک ہونا ہمیشہ قائم بھی رہے۔ اور یہ اپنے رویے مستقل طور پر ایسے ہی کر لیں۔ ایک قوم ہو کر آفت زدوں کی مدد کریں۔ سیاسی مخالفتیں اور مذہبی منافرتیں ختم کریں۔ علماء ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے بند کریں۔ اس سے باز آئیں۔ استغفار زیادہ کریں تا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہو اور قوم کو آئندہ ہر قسم کی آفت سے محفوظ رکھے۔

ان حالات میں جب آسمانی آفات کا امکان ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے سامنے کیا ہے۔ آپ نے کیا دعاؤں کے نمونے ان سے بچنے کے لئے قائم کئے ان کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ آجکل پاکستانی اخباروں میں آتا ہے خود ان کے بعض علماء یہ مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں وارننگ ہے تو چاہئے کہ ایک دوسرے سے خدا کی خاطر محبت کریں اور سمجھیں کہ کیوں وارننگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ہمیشہ پناہ مانگیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ہمیں ایک دعا یوں سکھائی ہے کہ: اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں، اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔ مَیں خالص تیری پناہ چاہتا ہوں۔ مَیں تیری تعریف شمار نہیں کر سکتا۔ بے شک تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف آپ کی ہے۔ (ابن ماجه كتاب اقامةالصلوٰة باب ماجاء فى القنوت)

پس اللہ کی رضا کی پناہ اور اللہ کی معافی کی پناہ میں آنے کے لئے اپنے آپ کو بدلنا چاہئے۔ سیاسی لیڈروں کو بھی، علماء کو بھی، عام آدمی کو بھی۔ آپس کی نفرتوں اور کدورتوں اور دشمنیوں کو، ایک دوسرے پر کفر کے فتووں کو ختم کرنا چاہئے۔ ہم احمدی بہرحال ہمدردی کے جذبے سے یہ دعا کرتے ہیں کہ جس طرح بظاہر آجکل اس آفت کی وجہ سے پوری قوم ایک ہوئی ہوئی ہے ہمیشہ ایک رہے اور اللہ کا خوف ان کے دل میں قائم ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہ حال تھا کہ بارش، بادل کو دیکھ کر بھی آپؐ کی عجیب حالت ہو جایا

Fozman Foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

کرتی تھی۔اس کا ایک روایت میں ذکر آتا ہے۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل یا آندھی کے آثار دیکھتے تو آپؐ کا چہرہ متغیر ہو جاتا تھا۔کہتی ہیں ایک دن مَیں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! لوگ تو بادل دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی۔مگر مَیں دیکھتی ہوں کہ آپ بادل دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! کیا پتہ اس آندھی میں بھی ویسا ہی عذاب پوشیدہ ہو جس سے ایک قوم ہلاک ہوگئی تھی۔اور ایک قوم ایسی گزری ہے جس نے عذاب دیکھ کر کہا تھا کہ یہ تو بادل ہے برس کر چھٹ جائے گا۔مگر وہی بادل ان پر دردناک عذاب بن کر برسا۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الاحقاف باب قولہ فلما رأوہ عارضا مستقبل أودیتھم)

پس ہم جو مسلمانوں کے کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں۔ان سب کو یہی کہتے ہیں کہ اس اُسوہ کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہئے اور اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا کا یوں ذکر کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادل، گرج اور کڑک، سنتے تو یہ دعا کرتے کہ "اَللّٰھُمَّ لَاتَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ" (ترمذی کتاب الدعوات) کہ اے اللہ! تو ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا۔اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہمیں بچا لینا۔

پھر ایک دعا کا روایت میں یوں ذکر آتا ہے:

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جب کبھی آندھی چلتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے کہ اَللّٰھُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَافِیْھَا۔ وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ"(مسلم کتاب الصلوٰۃ۔ الاستسقاء)۔اے اللہ! مَیں اس آندھی کی تجھ سے ظاہری اور باطنی خیر و بھلائی چاہتا ہوں اور وہ خیر بھی چاہتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔اور مَیں اس کے ظاہری و باطنی شر سے اور اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

پھر آپؐ کی دعا ہے کہ:

"اَللّٰھُمَّ اِنّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَآءَ ۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ"(مسلم کتاب الذکر) کہ اے اللہ! مَیں تیری نعمت کے زائل ہو جانے سے، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے، تیری اچانک سزا سے اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

پھر ایک اور دعا آنحضرتؐ سے مروی ہے کہ:

"اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْیٌٔ اَعْظَمُ مِنْہُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِاَسْمَآءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ" (موطاء امام مالک کتاب الجامع) کہ مَیں اپنے عظیم شان والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس سے عظیم تر کوئی شئے نہیں اور ان کامل اور مکمل کلمات کی پناہ میں بھی کہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا۔اور اللہ کی تمام نیک صفات جو مجھے معلوم ہیں یا نہیں معلوم ان سب کی پناہ طلب کرتا ہوں اس مخلوق کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا اور پھیلایا۔

پس یہ سنت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قائم فرما گئے اور یہ زمانہ ایسا ہے کہ ہر احمدی کو سب سے بڑھ کر یہ دعائیں کرتے رہنا چاہئے اور بہت زیادہ استغفار کرنی چاہئے۔

جب 100 سال پہلے 1905ء میں کانگڑہ کا زلزلہ آیا تو قادیان میں بھی اس کے جھٹکے لگے تھے۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں روایت میں آتا ہے کہ آپ سب گھر والوں اور دوستوں کو لے کر بڑی دیر تک نفلوں اور دعاؤں سجدوں اور رکوع میں پڑے رہے۔اور روایت میں آتا ہے کہ آپؑ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے سخت لرزاں و ترساں تھے۔بڑا سخت خوف تھا۔خشیت طاری تھی۔اور پھر کہتے ہیں اس وقت بھی تھوڑے تھوڑے وقفے سے زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوتے رہتے تھے۔اس لئے آپؑ کا سب خدام کو لے کر تین منزلہ عمارت میں رہنا بہتر نہیں تھا، قادیان میں جو آپؑ کا باغ تھا وہاں چلے گئے اور خیمے لگا کر وہاں رہے تھے۔تو اس بات کو بھی ہر ایک احمدی کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ہر آفت جو آتی ہے اس سے بہت زیادہ اپنے آپ کے محفوظ رہنے کے لئے بھی اور قوم کے محفوظ رہنے کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔اور ان دعاؤں میں، ان سجدوں میں یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی ان دعاؤں میں اور ان سجدوں میں قوم کے لئے بھی دعائیں کر رہے ہوں گے، بلکہ قوم کے لئے ہی کر رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عذاب سے بچائے۔اس لئے ہر احمدی کو ان آفات سے پناہ مانگنی چاہئے۔اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے پناہ مانگنی چاہئے۔جو دعائیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے ذریعہ پہنچی ہیں وہ بھی مانگیں اور اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگیں۔استغفار بھی بہت کثرت سے کرنی چاہئے۔اپنی قوم کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں جیسا کہ مَیں نے کہا ہے اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ایسی حالت میں دعا کرنے کا جو طریق سکھایا ہے اس کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: "جماعت کے سب لوگوں کو چاہئے" اُس وقت کے زلزلے کی کیفیت کی یہ دعا آپؑ نے بتائی ہے" کہ اپنی حالتوں کو درست کریں۔توبہ و استغفار کریں اور تمام شکوک و شبہات کو دور کر کے اور اپنے دلوں کو پاک و صاف کر کے دعاؤں میں لگ جائیں اور ایسی دعا کریں کہ گویا مر ہی جائیں تا کہ خدا ان کو اپنے غضب کی ہلاکت کی موت سے بچائے۔بنی اسرائیل جب گناہ کرتے تھے تو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کرو۔اب اس اُمّت مرحومہ سے وہ حکم اٹھ گیا ہے مگر یہ اس کے بجائے ہے کہ دعا ایسی کرو کہ گویا اپنے آپ کو قتل ہی کر دیا"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ دعاؤں کے یہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آجکل رمضان کا بابرکت مہینہ بھی ہے اور اس میں قبولیت دعا کے بھی خاص مواقع ملتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ عطا فرمایا ہوا ہے۔اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر دنیا کی ہدایت اور تباہی سے بچنے کے لئے ہر احمدی کو دعا کرنی چاہئے۔اور اپنے آپ کو بھی ہر آفت سے محفوظ رکھنے کے لئے دعا کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ سب کو دعا کرنے کی توفیق بھی دے اور محض اور محض اپنے فضل سے ان دعاؤں کو قبول بھی فرمائے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

جماعتِ احمدیہ ہالینڈ کے 25ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

(رپورٹ :۔۔۔ نصیر احمد طاھر)

جماعتِ احمدیہ ہالینڈ کا 25واں جلسہ سالانہ 17، 18 اور 19/جون 2005 "بیت النور" نن سپیٹ میں منعقد ہوا۔جلسہ گاہ کے لئے مشن ہاؤس سے ملحقہ ایک بڑے ہال کو حاصل کیا گیا تھا۔ہالینڈ کے علاوہ بلجیم، جرمنی، اور دوسرے ممالک کے افراد بھی شریک ہوئے۔آخری دن کی حاضری تقریباً 688 رہی۔

پہلے مکرم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور بعض نصائح فرمائیں۔ایک بجے بعد دوپہر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔جس میں مکرم ھدایت اللہ ھبش صاحب نے لوائے احمدیت اور امیر صاحب ہالینڈ مکرم ہبۃ النور صاحب نے ہالینڈ کا قومی پرچم لہرایا۔

بعدہ مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے تبلیغ اور تربیت کے موضوع پر حضرت مسیحِ موعودؑ کے فرمودات کی روشنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

مرکزی نمائندہ مکرم ھدایت اللہ ھبش صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں "اسلام کی لازوال تعلیم کی روشنی میں دورِ حاضر میں تبلیغ کی ضرورت" پر روشنی ڈالی۔شام کو ایک تبلیغی سیمینار منعقد ہوا جس میں آج کل کے اس دور میں تبلیغ کے میدان میں میڈیا کی اہمیت کے متعلق مقررین نے چند مشورے دیئے۔

دوسرا روز

دوسرے دن کا پہلا اجلاس مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب کی صدارت میں ہوا۔پہلی تقریر مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ کی تھی جس میں انہوں نے اسلام پر آج کل ہونے والے اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے۔اس کے بعد مکرم سید الیاس بشیر احمد صاحب کی تقریر ہوئی جس کا موضوع تھا "میرے فرقہ کے لوگ علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے"۔

سہ پہر بعد از نمازِ ظہر و عصر ڈچ احباب کے لئے خصوصی سیشن ہوا۔جس میں مکرم امیر صاحب نے جماعت کا تعارف پیش کیا بعد ازاں مکرم عبدالحق صاحب نے "مذہب اور حکومت کے معاملات کی علیحدگی" کے موضوع پر تقریر کی اور پروجیکٹر پر تصویروں اور دوسری وضاحت کے ساتھ شاندار انداز میں اپنے مؤقف کو بیان کیا۔اسی طرح "اسلام میں عورت کے مقام" اور "مساجد" کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔اس سیشن میں مہمانوں کی کل تعداد 63 تھی۔اس سیشن کے آخر پر ایک بنگالی دوست نے بیعت کر کے سلسلہ میں شمولیت کی۔

تیسرا روز

آخری روز کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب بلجیم نے کی اس میں مبلغ انچارج بلجیم نے 'وصیت' کے موضوع پر پر سیر حاصل خطاب سے نوازا۔ بعد ازاں ذکرِ حبیب کے موضوع پر مولانا حیدر علی صاحب نے تقریر کی۔

اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم ہدایت اللہ ھبش صاحب نے کی۔تلاوت و نظم کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی ایک مجلس ڈین بوش کو علمِ انعامی دیا گیا جو کہ کارکردگی کے لحاظ سے اول رہی تھی۔اس کے بعد مکرم محترم امیر صاحب نے احباب اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔

اختتامی تقریر مکرم ہدایت اللہ ھبش صاحب نے کی جس میں آپس میں بھائی چارہ، نماز کی اہمیت، تلاوتِ قرآنِ کریم، M.T.A اور خطباتِ جمعہ کی اہمیت، جہاد کے بارہ میں مغرب میں پیدا شدہ خوف اور اس کی اصل حقیقت کے بارہ میں وضاحت کی اور عورتوں کے متعلق اسلامی تعلیم کے بارہ میں مغرب میں پائی جانے والی بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے نیک اثرات مرتب فرمائے اور جلسہ کی برکات سے تمام شاملین کو حصہ دے۔آمین۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

اور پردہ شروع کر دیا۔ پردہ کی مثالیں بھی ہیں اور دوسرے احکامات پر عمل کرنے کی مثالیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیت میں نئی داخل ہونے والی خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر کسی پاکستانی میں کوئی برائی دیکھیں تو ٹھوکر نہ کھائیں۔ فرمایا چند ایک بُری ہیں تو بہت ساری اچھی ہیں۔ آپ نے ان میں سے کسی کی بیعت نہیں کی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پردے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عورت بند ہو جائے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں جنگوں میں بھی جاتی تھیں اور پانی بھی پلاتیں تھیں اور دوسرے کام بھی کرتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے احکام کی تشریح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آدھا دین حضرت عائشہؓ نے سکھایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کسی خاتون کو کام کرنا پڑے، ملازمت کرنی پڑے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن ان ملازمتوں کو بہانہ بنا کر پردے نہیں اترنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو پردے کی وجہ سے کام کا بہانہ کرتی ہیں یہ صرف بہانے ہیں۔ اگر کہیں روک بھی ہے تو اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ نیک نیّتی سے کوشش کریں تو خدا تعالیٰ بھی مدد فرماتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پردے کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا: آجکل جن لوگوں نے یہاں معاشرہ کا اثر قبول کیا ہے اس اثر قبول کرنے کی وجہ سے ان کے گھر بربادی میں بڑھ گئے ہیں۔ طلاقیں ہو رہی ہیں۔ کہیں لڑکا طلاق دے دیتا ہے تو کہیں لڑکی علیحدگی لے لیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت اور بچی کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ معاشی حالات بہتر کرنے نہیں آئیں۔ آپ کے معاشی حالات جس طرح بہتر ہوئے ہیں اتنی ہی آپ کی ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے۔ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالیں تو فکریں دور ہو جائیں گی کہ کس طرح ان کو آزاد ماحول سے، برائیوں سے بچانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ان قوموں میں کھلے دل سے بات سننے کا حوصلہ ہے۔ انہوں نے آپ کو اپنے ملک میں جگہ دی ہے، آباد کیا ہے۔ یہ ان ملکوں کی خوبی ہے۔ سچائی کا عموماً معیار ان کا ایشین کی نسبت بہت اونچا ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ سچائی کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ بہر حال آزادی کے نام پر ان ملکوں میں اخلاق سوز حرکتیں ہوتی ہیں۔ ان باتوں سے خود بھی بچنا چاہئے اور اپنے بچوں کو بھی بچانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ رزق کی تنگی کے خوف سے اولاد کو قتل نہ کرو۔ قرآن کریم کی تعلیم ہر زمانے کے لئے ہے۔ کوئی اولاد کو اس طرح قتل نہیں کرتا کہ چُھری پھیر دی جائے۔ یہی مطلب ہے کی ایسی تربیت نہ کرو کہ تمہاری اولاد برباد ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تربیت کے مختلف طریق ہیں۔ یہاں حکومت بھی خرچ دیتی ہے۔ رزق کی تنگی کا کوئی خوف نہیں۔ ان ملکوں کے لحاظ سے اور آپ کی نسبت کے لحاظ سے قتل اولاد کا یہ مطلب ہے کہ ماں باپ دونوں پیسے کمانے کے شوق سے کام پر چلے جاتے ہیں۔ بچے گھروں میں بڑے بھائی کے سپرد کر دیتے ہیں۔ بچے گھروں میں آزاد ہوتے ہیں۔ ماں باپ کے سر پر موجود نہ ہونے کی وجہ سے بڑی عمر کے بچے گھر سے باہر وقت گزارتے ہیں اور برائیوں میں پڑ جاتے ہیں۔ یا بعض ماں باپ اپنے بچوں کو کسی قابل اعتبار شخص کے سپرد کر جاتے ہیں لیکن وہ ان سے ایسا بہیمانہ سلوک کرتا ہے کہ بچوں کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ ماں باپ کو تو یہ ہوتا ہے کہ ہم نے آمد پیدا کرنی ہے۔ صرف پیسہ کمانے کے شوق میں بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہیں دے رہے ہوتے۔ اس طرح بچے ماں باپ کی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرتے فرمایا کہ عورت گھر کی نگران ہے۔ فرمایا ماں کو بہر حال قربانی دینی چاہئے۔ بچوں کی خاطر قربانی دینی چاہئے۔ بچے سکول سے آئیں تو انہیں گھر میں سکون کا ماحول ملے۔ بچے اس وجہ سے بگڑ رہے ہیں کہ ماں باپ کا پیار نہیں ملتا۔ ماں باپ پیسے کمانے کی دوڑ میں لگے رہتے ہیں۔ اپنی دلچسپیوں میں مصروف ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قتل کرنے سے یہ مطلب بھی ہے کہ بچوں کو پیسہ کمانے کے لئے ایسی جگہ نہ بھیجو جہاں دین سے دور چلے جائیں۔ بعض والدین اپنے بچوں کو چھوٹی عمر میں ایسی جگہوں پر ملازمت کروا دیتے ہیں جہاں ان کے اخلاق خراب ہو رہے ہوتے ہیں۔ ہوٹلوں میں، کلبوں وغیرہ میں ملازم کروا دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماں باپ نے اگر اپنے بچوں کو تعلیم دلوائی ہوتی، تربیت دی ہوتی تو وہ معمولی رقم حاصل کرنے کے لئے یہ لغو نوکریاں تلاش نہیں کریں گے۔ فرمایا خاص طور پر بچیوں کو ایسی ملازمتوں سے ضرور بچانا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا پیسے کمانے کے لئے بچوں کی زندگیاں برباد نہ کریں۔ ان کو ہرگز ایسے کام نہیں کرنے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں اگر آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ میرے مرید ہو کر مجھے بدنام نہ کریں۔ تو پھر خدا کو بھی آپ کے پاک مستقبل کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی بچی کو ایسی ملازمت سے بچنا چاہئے جہاں اس کے تقدس پر حرف آتا ہو۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں، شادیوں کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلائی کہ رشتوں میں ہمیشہ دین کو دیکھو۔ فرمایا ایسی جگہ رشتہ نہ کرو جہاں دین نہ ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ماں باپ رشتہ کر دیتے ہیں کہ ہماری بیٹی کے حالات اچھے ہو جائیں گے۔ ہمارا لڑکا کاروبار میں ترقی کرے گا۔ فرمایا سب سے اچھی چیز دین ہے اس کو دیکھنا چاہئے۔ لڑکے کی دینی حالت کو دیکھنا چاہئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے ضروری دین ہے اس کو دیکھنا چاہئے۔ بغیر دین دیکھے رشتہ نہیں کرنا چاہئے۔ اگر صرف دنیا دیکھیں گے تو بچیوں کو دین سے دور کرنے والی بات ہوگی۔ کئی ایسی بچیاں ہیں جو جماعت سے تو گئی ہیں اپنے گھروں سے بھی کٹ گئی ہیں۔ پس پیسہ دیکھ کر ہرگز رشتے نہیں کرنے چاہئیں۔ دین دیکھ کر رشتے کریں۔ فرمایا اس طرح یہاں بھی تربیت میں جو کمی نظر آتی ہے وہ قتل اولاد ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورتوں کو اپنے گھروں میں وقت گزارنا چاہئے۔ فرمایا بعض مائیں جو پروفیشنل ہیں، ڈاکٹر ہیں، پڑھی لکھی ہیں، لیکن بچوں کی خاطر قربانی کرتی ہیں اور گھروں میں رہتی ہیں اور بچوں کی تربیت کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جو اعزاز بخشا ہے کہ اس کے پاؤں تلے جنّت ہے یہ اس لئے ہے کہ وہ بہت قربانی کرتی ہے۔ اپنے بچوں کی تربیت کے لئے اپنی خواہشات ختم کر کے قربانی کرتی ہے۔ اس سوچ کی وجہ سے کہ میرے بچے نیک ہو جائیں۔ مجھے ان چیزوں کی، دنیا کی ضرورت نہیں ہے تو خدا تعالیٰ ایسی ماؤں کی مدد کرتا ہے۔ یہ مائیں نہ صرف اپنی اولاد کے لئے جنّت بنانے والی ہیں بلکہ خود بھی جنّت حاصل کرنے والی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جن پر خدا کا فضل ہے وہ اس دنیا میں بھی جنّت کے نظارے دیکھتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ لوگ امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی خدا تعالیٰ ان سے رحم کا سلوک فرمائے گا۔ آئندہ جہان میں بھی وہ جنّت دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پس ہر احمدی عورت کو اپنے مقام، فرائض کو سمجھتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ایک تو اس نے اپنے پاک نمونے قائم کرنے ہیں تا کہ احمدیت کے پیغام پہنچانے میں ممد و معاون بن سکے۔ دوسرے دعا کے ساتھ ہمیشہ اپنے بچوں کی تربیت کرنے والی ہو۔ ان کو ہلاکت سے بچانے والی ہو۔ اگر آپ اس طرح ہوں گی تو پھر آپ اپنی اولاد کو بھی نسل در نسل جنّت کی ضمانت دیتی چلی جائیں گی۔ خدا آپ کو اس کی توفیق دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز خطاب دو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب جلسہ گاہ سے براہ راست MTA پر دنیا بھر کے ممالک میں Live نشر کیا گیا۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد خواتین نے بڑے پر جوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں سوا دو بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ مسجد ناصر گوتھن برگ تشریف لے آئے۔ بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

سویڈن کی وزیر مملکت برائے مذہبی امور کی حضور انور سے ملاقات

سویڈن کی وزیر مملکت برائے مذہبی امور، Youth، تعلیم بچگان و تعلیم بالغان Mrs.Lena Hallengren حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے مسجد ناصر گوتھن برگ تشریف لائیں۔ پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور وزیر مملکت نے حضور انور سے ملاقات کی۔

وزیر نے اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ وہ حکومت کی نمائندگی میں آئی ہیں۔ وزیر نے بتایا کہ جماعت کے بعض احباب سے میرا ذاتی تعلق ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈن کے موجودہ حالات کے بارہ میں گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ اب جو الیکشن آرہے ہیں اس میں جو پارٹی عوام کی مدد کرے گی اور عوام کی سہولت کے لئے کام کرے گی تو وہ لازمی کامیاب ہو گی۔ وزیر موصوفہ نے اپنی پارٹی کی کامیابی کے لئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

وزیر نے بتایا کہ میرا شعبہ تعلیم سے تعلق ہے۔ تو اس حوالہ سے حضور انور نے غانا میں اپنے قیام اور وہاں مختلف حیثیتوں میں تعلیم و تدریس کے فرائض کی سرانجام دہی کے بارہ میں بتایا۔ غانا میں پہلی بار گندم اگانے کی تحقیق کے بارہ میں بھی بتایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ الیکشن کے بارہ میں وزیر موصوفہ سے دریافت فرمایا کہ الیکشن میں آپ کی پوزیشن کیا ہے۔ سویڈن میں مسلمانوں اور غیر ملکیوں کی تعداد کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ نے ان لوگوں کو فری ہینڈ دے دیا جو مذہب کے نام پر سکول بنا رہے ہیں تو اسی طرح ہو گا جس طرح دنیا کے دوسرے ملکوں میں دینی مدارس میں ہے کہ صرف انتہاء پسندی کی تعلیم دے رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہتر یہی ہے کہ اُسی سلیبس پر عمل ہو جو حکومت مہیّا کرتی ہے تو اس پر وزیر نے بتایا کیونکہ یہاں کافی آزادی ہے تو اب ہم اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں کہ جو سلیبس حکومت سکولوں کو دیتی ہے اس پر عمل کریں۔

وزیر مملکت کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات ۲۵ منٹ تک جاری رہی۔ یہ وزیر مملکت، ملک کے دارالحکومت سٹاک ہالم (Stok Holm) سے جو کہ گوتھن برگ سے ۶۰۰ کلومیٹر دور ہے، صرف حضور انور سے ملاقات کے لئے By Air پہنچی تھیں۔

تقریب عشائیہ

آج پروگرام کے مطابق جماعت احمدیہ سویڈن نے ایک تقریب عشائیہ (Reception) کا اہتمام کیا تھا۔ اس تقریب کا اہتمام مسجد ناصر گوتھن برگ کی توسیع اور نئی تعمیر کے پیش نظر مسجد ناصر کے بیرونی احاطہ میں مارکی لگا کر کیا گیا تھا۔ چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما تھے۔

اس تقریب میں ۶۸ مہمانوں نے شرکت کی۔ جن میں چودہ ممبران پارلیمنٹ، آٹھ پولیس چیفس، ۲۲ ڈاکٹرز، پروفیسرز اور اپنے شعبوں کے ہیڈز، ایک چرچ کے پادری اور ۹ لوکل کونسلرز اور Politician اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

وزیر مملکت Lena Hallen Gren نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔ شرکت کرنے والوں میں Mrs,Britt Bohlinolsson چیئر مین سویڈش سوشل ڈیموکریٹ پارٹی پارلیمانی گروپ بھی شامل تھیں۔ یہ ۱۴۶ ممبران پارلیمنٹ کے گروپ کی چیئر مین ہیں۔

مہمانوں کے خطابات

تقریب کا آغاز، تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم عامر رشید نے تلاوت کی اور اس کا سویڈش ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد امیر صاحب سویڈن نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق پروفیسر ASK SANDE نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف نے حضور انور کو سویڈن آمد پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور بتایا کہ میں جماعت کا پرانا دوست ہوں اور اس مسجد میں میرا آنا جانا کثرت کے ساتھ ہے۔ میرے ریلیجنس ڈیپارٹمنٹ کے جو طلباء ہیں وہ اکثر اس مسجد کا وزٹ کرتے ہیں اور ہم یہاں سے مذہبی معلومات لیتے ہیں۔

ان پروفیسر صاحب نے مختلف مذہبی کتب لکھی ہیں جن میں بہت اچھے رنگ میں احمدیت کا ذکر کیا ہے۔

ان پروفیسر صاحب کے بعد Mr.Frank Anderson نے مختصر ایڈریس کیا۔ یہ سوشل ڈیموکریٹ پارٹی صوبہ گوتھن برگ کے چیئر مین ہیں اور اپنی پارٹی کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن ہیں اور صوبہ گوتھن برگ کی بلدیہ کے چیئر مین بھی ہیں۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اس تقریب میں شمولیت کی دعوت پر شکریہ ادا کیا۔ اور گوتھن برگ میں پہلے سیکنڈے نیوین جلسہ سالانہ کے انعقاد کے بارہ

میں بتایا اور اپنے تعاون اور نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا۔

اس کے بعد وزیر مملکت سویڈن Mrs.Lena Hallen Gren نے ایڈریس کیا۔ انہوں نے کہا: میرے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ آج میں حکومت سویڈن کے نمائندہ کے طور پر حضور اقدس حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے اعزاز میں ترتیب دیئے ہوئے استقبالیہ میں شامل ہوں۔ ہم آج ایک ایسی مسجد میں جمع ہیں جو ایک عرصہ سے یہاں موجود ہے۔ یہ مسجد اپنی ذات میں ایک تہذیب کی تبدیلی کی علامت ہے اور ایک نظریہ فکر اور ایک جماعت کی اتحاد کی علامت ہے۔

وزیر موصوف نے کہا اس مسجد نے معاشرہ کو متحد کرنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے اور سرحدوں کی درمیانی روک اور باڑ کو دور کر کے ایک بنا دیا ہے۔ ایسی دیواروں کو صرف رواداری، دانشوری اور ڈائلاگ کے ذریعہ ہی پاٹا جا سکتا ہے۔ مخالفتیں ہمیں فتح نہیں کر سکتیں مگر جمہوریت فتح کر سکتی ہے۔

وزیر موصوف نے کہا آج حضور اقدس کی تشریف آوری کے باعث معاشرہ میں اتحاد اور تعاون کے امکانات زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔ سویڈن خود حقوق انسانی کے استحکام میں ایک مقام رکھتا ہے۔ انسانیت کے خاندان کے ہر فرد کا یہ بنیادی حق ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ انسانی حقوق کے بنیادی چارٹر کا ابتدائیہ یہ ہے کہ تمام انسان عزّت و احترام میں برابر کے حقدار ہیں اور مشترکہ انسانی اقدار کے حامل ہیں۔ انسان امن اور تحفظ اور انسانی ترقی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم برابر ہیں۔ وزیر موصوف نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے آخر پر کہا مجھے امید ہے کہ آج کی محفل میں حضور انور کی شمولیت ہمیں اعلیٰ اقدار کی طرف کھینچ لانے کا ذریعہ بنے گی۔

حضور انور کا خطاب

وزیر مملکت کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ قرآن کریم نے مسجد اور دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کے احترام کی تعلیم دی ہے۔ مسجد صرف ایک خدا کی عبادت کے لئے ہوگی۔ امن اور محبت کا مقام ہوگی۔

حضور انو ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ مختلف جگہوں پر قرآن کریم کی اسی تعلیم کے پیش نظر مساجد تعمیر کرتی ہے۔ مساجد سے امن کا پیغام دیا جاتا ہے۔ یہ امن کا سمبل (Symbol) ہوتی ہیں۔

حضور انو ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک انسان کا خدا سے تعلق نہیں ہے اور جب تک وہ حقوق العباد ادا نہیں کرتا اس کا مذہب نامکمل ہے۔ خدا کا حق بھی ادا کرنا ہے اور اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو قسم کے حقوق ادا کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ انسان پر ایک حق خدا تعالیٰ کی عبادت کا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا۔ دوسرا حق ایک انسان کا دوسرے انسان پر ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں۔ رشتہ داروں اور اقرباء کے حقوق ہیں، ہر مومن پر فرض ہے کہ ہر دوسرے مومن کو اپنا بھائی سمجھ کر اس سے اخوت کا سلوک کرے۔ اس ہمدردی اور محبت کا دوسرا رخ یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان سے خواہ ان کا تعلق کسی مذہب سے ہو ہمارا تعلق ہمدردی اور شفقت کا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ ہماری جماعت کا ماٹو Love For All Hatred For None 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'، ساری دنیا میں شہرت پا چکا ہے۔ مگر محبت اور بھائی چارہ کا یہ ماٹو، یہ اعلان کوئی اشتہار بازی نہیں ہے۔ ہمارا عمل اس کی تائید کرتا ہے۔ ہماری مساجد صرف اور صرف خدائے واحد کی عبادت اور امن کے قیام کے لئے ہیں۔ ہماری مساجد دہشت گردی یا نفرت کا مظہر نہیں ہیں بلکہ عبادت کی جگہیں ہیں جو بھی چاہے عبادت کے لئے آئے اور عبادت کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارا دل عالم انسانیت کی ہمدردی سے بھرا ہوا ہے اور ہم صرف محبت انسانیت کے لفظی دعویٰ تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ عملی زندگی میں خدمت انسانیت میں ہمارا قدم آگے سے آگے بڑھ رہا ہے اور بڑھتا چلا جائے گا۔ ہمارے نزدیک جو شخص بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے وہ خدا کے حقوق کا بھی خائن ہے۔

حضور انو ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس احمدی اس قوم کو بتائیں کہ ہم سب سے محبت رکھتے ہیں۔ ہم محبت و امن پھیلاتے ہیں اور محبت سے دل جیتتے ہیں۔ ہم خدا کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور سب سے محبت رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس مسجد کو Symbol Of Peace بنائے، محبت و امن کی جگہ بنائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں آپ سب مہمانوں کا ممنون ہوں کہ آپ لوگ باوجود انتہائی مصروفیت کے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر جماعت احمدیہ سویڈن کی پہلی مسجد ناصر میں تشریف لائے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارا یہ تعلق وقتی اور عارضی نہیں ہوگا بلکہ ہمارے باہمی روابط پہلے سے زیادہ گہرے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ اس تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرداً فرداً تمام مہمانوں سے ملے، تعارف حاصل کیا اور بعض مہمانوں سے گفتگو بھی فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وزیر مملکت، پروفیسر Ake Sande اور صوبہ گوتھن برگ کی بلدیہ کے چیئر مین Mr.Frank Anderson کو قرآن کریم تحفۃً عطا فرمایا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ تشریف لے جا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مسجد ناصر گوتھن برگ پہنچے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے مسجد کا وزٹ بھی کیا۔ وزیر مملکت Mrs.Lena Hallen Gren جو کہ حکومت سویڈن کے نمائندہ کی حیثیت سے آئی تھیں حضور انور سے ملاقات سے قبل جلسہ گاہ بھی گئیں۔ اور جلسہ کے پروگرام میں شامل ہوئیں۔ خطاب بھی کیا اور لجنہ میں خواتین سے ملیں اور بات چیت کی۔ کھانا تقسیم ہوتے دیکھا۔ اس کے بعد پھر حضور انور سے ملاقات کے لئے مسجد ناصر گوتھن برگ آئیں۔ حضور انور سے ملاقات کے بعد ان کا پروگرام تھا کہ پونے سات بجے کی فلائٹ پر گوتھن برگ سے واپس سٹاک ہالم چلی جائیں گی کیونکہ ہفتہ کے دن یہ آخری فلائٹ ہے جو گوتھن برگ سے سٹاک ہالم جاتی ہے۔ لیکن یہ حضور انور کی شخصیت اور ملاقات سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ انہوں نے اپنے سب پروگرام چھوڑ دیئے اور رات آٹھ بجے تک تقریب میں شامل رہیں۔ انہوں نے اپنے خاوند کو اطلاع دی کہ آپ بچے کو سنبھالیں اب میں By Air نہیں آرہی۔ تمام فنکشن Attend کر کے آؤں گی۔ چنانچہ حکومت کی انتظامیہ نے ان کے لئے کار کا انتظام کیا اور یہ جہاز کا ایک گھنٹہ کا سفر چھوڑ کر، کار پر مسلسل چھ گھنٹے سفر کر کے رات دو بجے کے قریب سٹاک ہالم (Stokholm) پہنچیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ان لوگوں کے دلوں کو پھیر رہا ہے۔ اس وزیر نے خود ہی بیان کیا کہ حضور انور کی ملاقات، حضور انور کی شخصیت اور حضور انور کے خطاب سے میں اس قدر متاثر ہوئی کہ میں حضور انور کی اس مجلس سے اٹھ ہی نہ سکی۔

یہ خاتون وزیر حکومت سویڈن کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کرنے کے لئے لائی تھیں۔ مگر جلدی میں وہ تحفہ جہاز میں ہی بھول گئیں۔ تقریب کے دوران منتظمین سے بار بار افسوس کا اظہار کیا کہ تحفہ جہاز میں بھول گئی ہوں۔ اگلے روز انہوں نے ایک پارلیمنٹ ممبر Mrs.Marianne Carlst Rom کے ہاتھ یہ تحفہ حضور انور کو پیش کرنے کے لئے مسجد ناصر گوتھن برگ بھجوایا۔ جب کہ یہ لوگ عموماً ایسا نہیں کرتے۔ لیکن حضور انور کی شخصیت اور حضور انور سے مل کر ان پر اتنا اثر تھا کہ انہوں نے بجائے کسی سیکرٹری کو بھجوانے کے سپیشل طور پر ایک ممبر پارلیمنٹ کو یہ تحفہ پہنچانے کے لئے بھیجا۔

اس تقریب عشائیہ میں شامل ہونے والے مہمانوں میں ایک اہم مہمان Mrs.Briti Bohlin Olsson بھی شامل ہوئیں۔ موصوفہ سوشل ڈیموکریٹ پارٹی کے پارلیمانی گروپ کی چیئر پرسن ہیں اور ۱۴۶ ممبران پارلیمنٹ ان کے گروپ میں ہیں جن میں ملک کے وزیر اعظم بھی شامل ہیں۔ یہ قریباً دو صد کلومیٹر کار چلا کر اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئیں۔ یہ حضور انور کی شخصیت اور خطاب سے بہت متاثر ہوئیں کہ انہوں نے ایک احمدی ممبر کو بلا کر کہا کہ میں پارلیمنٹ میں سارے گروپ کو اس تقریب سے جو مَیں نے جماعت احمدیہ اور اسلام کا اصل اور صحیح رُخ خلیفہ کی تقریر سے سنا ہے بتاؤں گی اور ہم مل کر سارے گروپ کے ساتھ کام کریں گے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم اور ان کے خلیفہ کا پیغام تو بہت ہی پُر امن اور انسانیت سے محبت پر وابستہ ہے۔

دیگر بہت سے مہمانوں نے بھی بہت اچھے الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

پریس میڈیا میں دورہ کی کوریج

آج بھی میڈیا میں حضور انو ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سویڈن آمد، جلسہ سالانہ کا انعقاد اور جماعت کے تعارف پر مشتمل خبروں اور مضامین کا سلسلہ جاری رہا۔

گوتھن برگ سویڈن کے نیشنل اخبار (Goteborg-Posten) نے اپنی ۱۷ستمبر کی اشاعت میں صفحہ ۶، ۷ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ دو کالم کی شہ سرخی اور چھ کالم کا ایک مضمون شائع کیا۔ خبر کا عنوان تھا ''احمدی مسلمانوں کے معزز مہمان کا Hosgbohojd مسجد میں ورود''

اخبار نے اپنے اس آرٹیکل، مضمون میں لکھا کہ: دو صد ملین احمدی جو 181 ممالک تک پھیلے ہوئے ہیں انہوں نے گوتھن برگ کے ایرکس برگ (Earks Berg) کے وسیع ہال میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کی براہ راست MTA کے ذریعہ روئیداد ملاحظہ کی۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام اس جلسہ میں تشریف لائے۔

کل بروز جمعۃ المبارک جماعت ہائے احمدیہ سیکنڈے نیویا تین روزہ جلسہ سالانہ کا آغاز مسجد ناصر گوتھن برگ میں پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ جس میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت مرزا مسرور احمد نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ جماعت سویڈن کے مقامی امیر نے سویڈن کا جھنڈا لہرایا اور امام جماعت احمدیہ نے دعا کروائی۔ اس کے معاً بعد سویڈن کی حکومت کی طرف سے حفاظتی عملہ پولیس کے Escort کے ساتھ امام جماعت احمدیہ جلسہ گاہ ایرکس برگ ہال میں تشریف لائے جہاں حضور انور نے ٹھیک دو بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ عالمی سیٹلائٹ کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر کیا جا رہا تھا۔

اخبار نے مزید لکھا کہ جماعت احمدیہ سویڈن کے سات صد کے قریب اراکین سارے سویڈن میں پھیلے ہوئے ہیں اور گوٹن برگ شہر میں جہاں ان کی مسجد واقع ہے تین سو کے قریب احمدی مقیم ہیں۔ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ سویڈن ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر یہی وہ واحد جماعت ہے جن کی اپنی مسجد ہے۔ یہ مسجد ۱۹۷۶ء میں تعمیر کی گئی اور یہ سویڈن کی سب سے پہلی مسجد تھی۔ بعد میں اس مسجد میں توسیع کرتے ہوئے اس کی جگہ پہلے سے تین گنا بڑی مسجد ۱۹۹۹ء میں تعمیر کی گئی۔ جس کی تعمیر ۲۰۰۰ء میں مکمل ہوئی۔

اس اخبار نے بعض احمدی احباب کے انٹرویو بھی شائع کئے۔ اخبار نے مزید لکھا کہ ۱۹۸۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد نے پنجاب ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور اب ان کے پڑپوتے جماعت احمدیہ کے موجودہ خلیفہ ہیں جو گوتھن برگ تشریف لائے ہوئے ہیں۔

جماعت احمدیہ ہر قسم کے تشدد سے اجتناب کرتی ہے۔

ان کے نزدیک جہاد کا سب سے بڑا ہتھیار تبلیغ ہے۔

۞......اس اخبار Gotenborg Posten کے علاوہ ہفتہ ۱۷ ستمبر کے روز سویڈن کے نیشنل ریڈیو P1 نے اپنی بارہ بجے کی خبروں میں حضور انو ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سویڈن آمد اور جلسہ سالانہ کے انعقاد کا ذکر کیا۔

۞...... سویڈن کی نیشنل نیوز ایجنسی (Tidingarnas Telegram)T.T نے بھی حضور انور کی سویڈن (آمد) مسجد ناصر گوتھن برگ کی نئی تعمیر اور سیکنڈے نیوین ممالک کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے بارہ میں خبریں سویڈش میڈیا اور پریس کو مہیّا کیں۔

اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور کی آمد کے ساتھ ہی ایسے سامان پیدا ہوئے کہ سارے ملک میں حضور انور کی سویڈن آمد مسجد ناصر اور جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبریں اور حضور انور کا پیغام پہنچا۔ الحمدللہ۔ جب کہ اس سے قبل سویڈش میڈیا تک رسائی بہت مشکل تھی۔ اخبارات میں جماعت کے خلاف شائع ہونے والے بعض مضامین کا جواب شائع کروانا بھی بہت مشکل بنا ہوا تھا اور اب حضور انور کی اس سرزمین پر آمد کے ساتھ ہی سویڈش میڈیا اور پریس میں غیر معمولی تبدیلی آئی ہے اور ایک انقلاب پیدا ہوا ہے اور جماعت کی ترقی اور کامیابی کے لئے نئے دروازے کھلے ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

18ستمبر 2005ء بروز اتوار:

صبح پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج سیکنڈے نیوین ممالک کے جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے تین بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد ناصر گوتھن برگ سے جلسہ گاہ کے لئے پولیس اسکورٹ میں روانہ ہوئے۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس

چار بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کی

اختتامی تقریب کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مشہود الحق صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم یوسف صلاح الدین نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ۔

کیوں عجب کرتے ہو گر مَیں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

خوش الحانی سے پڑھا۔

اس کے بعد جلسہ کی اختتامی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے گوتھن برگ (Gotenborg) کے ڈپٹی میئر جان ایبری (Jhon Ahlberg) نے مختصر تقریر کی ۔ انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور گوتھن برگ میں جلسہ کے انعقاد کا ذکر کرتے ہوئے ان کو دعوت دینے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد Mr Frank Anderson سوشل ڈیموکریٹ پارٹی صوبہ گوتھن برگ کے چیئرمین جو کہ صوبہ گوتھن برگ کی بلدیہ کے چیئرمین بھی ہیں نے حاضرین جلسہ سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مَیں آپ کا بہت ممنون اور مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی ۔ نیز کل کے عشائیہ میں جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے اعزاز میں دیا گیا تھا اس میں بھی شمولیت کا اعزاز بخشا۔ میری دلی تمنا ہے کہ آپ کا یہ جلسہ ہر طرح سے کامیاب ہو۔

انہوں نے کہا کہ گزشتہ تیس سال میں صوبہ گوتھن برگ میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں ۔ اس وقت گوتھن برگ کے تین فیصد شہری ایسے ہیں جو کسی دوسرے ملک میں پیدا ہوئے لیکن اب یہاں آباد ہیں ۔ ہمیں انہیں سویڈش معاشرہ کا ایک فعال شہری بنانے کے لئے بہت سے امور کی طرف توجہ دینی پڑی۔ ان تمام امور میں آپ کی جماعت احمدیہ کے ایک رکن اور ہماری پارٹی کے فعال رہنما نے ہمیشہ اپنے بھرپور تعاون سے نوازا۔ آخر پر موصوف نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

اختتامی خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب کے لئے جونہی ڈائس پر تشریف لائے تو سارا ہال نعروں سے گونج اٹھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 57 کی تلاوت کے بعد فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری اس تقریر کے ساتھ سکینڈے نیوین ممالک کا جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچے گا۔ ان دنوں آپ نے مختلف موضوعات پر تقاریر سنیں جو یقیناً آپ کی روحانی ترقی کا باعث بنی ہوں گی۔ یہ دن آپ کو خدا کا قرب پانے کی طرف لے جانے والے ہوں گے۔

حضور نے فرمایا: آپ لوگوں کو خدا کی رضا اور تقویٰ کے حصول کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے یہ توجہ آپ کے دلوں میں دائمی اور ہمیشہ رہنے والی ہو اور آپ روحانیت میں ترقی کرتے چلے جانے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: روحانیت میں ترقی جہاں خدا کی عبادت کرنے سے ہوتی ہے وہاں اس خدا کے حکم کے مطابق اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا اور آپس میں صلح صفائی سے رہنا ضروری ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان جلسوں کا مقصد آپس میں مودّت و محبت کو بڑھانا قرار دیا ہے۔ پس ایک دوسرے سے محبت اور احسان کا سلوک کرنے کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے۔ تبھی آپ خدا کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ تبھی روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں گے، تبھی کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے ان تین دنوں میں فائدہ اٹھایا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خدا سے تعلق تبھی ثابت ہوگا جب اس کی مخلوق سے بھی تعلق ہو۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بارہ میں اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا: ’’اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس جلسہ میں ہمارے اندر روحانی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور اس کو جاری رکھنا ہے تو خدا سے اپنا معاملہ صاف رکھیں۔ اور خدا سے معاملہ اس وقت صاف ہوگا جب بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اور بندوں کے حقوق اس وقت ادا ہوں گے جب بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی ہوگی۔ کسی کو تکلیف، دکھ نہیں دینا، جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی۔

حضور نے فرمایا: جب عمومی طور پر خدا کی مخلوق سے ہمدردی ہے تو پھر اپنے دینی بھائیوں سے کس قدر محبت وشفقت کا سلوک ایک احمدی کو کرنا چاہئے ۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ﴾ کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کا سلوک کرنے والے ہیں۔ تو ایک احمدی کو دوسرے احمدی کے جذبات کا، اس کی تکلیف کا کس قدر خیال رکھنا چاہئے۔ یہ روح ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا: ایک احمدی جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اور یہ عہد کر کے مانا، یہ وعدہ کر کے مانا کہ ایک دوسرے سے ہمدردی رکھیں گے تو ایک احمدی کو کس قدر اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے، اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرے بلکہ احسان کا سلوک کرے اور تمام معاملات میں بڑھ چڑھ کر شفقت کرنی ہے۔ آپ میں یہ احساس ہوگا تو تب آپ اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔ اور جماعتی لحاظ سے ترقی کی منازل طے کر سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو خدا کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے اس کو توفیق دی کہ وہ جماعت میں شامل ہے۔ لیکن اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے، آپؑ کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں ڈھال رہے تو یہ خدا کی ناشکری ہے ۔ ہر احمدی کو اس کا جائزہ لینا چاہئے اور خدا کے احسان پر شکر گزار ہونا چاہئے کہ خدا نے ہمیں اس زمانے میں مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

حضور نے فرمایا: ہر فرد جماعت کو ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ کہیں ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جو زمین میں فساد کا موجب بنے۔

حضور نے فرمایا: ہمیشہ آپ کے سامنے یہ بات رہنی چاہئے کہ مَیں نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے اور دنیا کو بتانا ہے کہ جس مسیح نے آنا تھا وہ آ چکا ہے۔ لیکن ہم اس کو ماننے والے اور محبتوں کا پیغام دینے والے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے گھروں میں بے سکونی ہے، میاں بیوی کے جھگڑے ہیں، بچے ماں باپ سے بیزار ہیں ۔ ایک احمدی سے دوسرے احمدی محفوظ نہیں۔ اگر کسی احمدی کا ہمسایہ اس سے تنگ ہے تو پھر اصلاح کرنے والے نہیں بلکہ فساد کرنے والے ہیں۔

حضور نے فرمایا: پس ہر احمدی کو دنیا سے فساد دور کرنے کے لئے اپنی اصلاح کرنی ہوگی ۔ اپنی انا کو ختم کرنا ہوگا۔ نہ صرف یہ باتیں ختم کرنا ہوں گی بلکہ ہر جگہ محبتیں پھیلانی ہوں گی۔ لیکن یہ سب کام انسان اپنے زور بازو سے نہیں کر سکتا۔ یہ سب کچھ خدا کے فضلوں سے ہوگا ۔ خدا کے فضل حاصل کرنے کے لئے اس کے آگے جھکنا اور اس کے آگے گڑگڑانا ضروری ہے۔ اور حقیقی طور پر گڑگڑانا اس وقت ہوگا جب آپ کے اندر عاجزی پیدا ہوگی اور یہ خیال پیدا ہوگا کہ مَیں اللہ کے سب بندوں میں سے سب سے زیادہ گنہگار ہوں۔ جب عاجزی کی یہ شکل بنے گی تو پھر لوگوں سے تعلق میں بھی کسی قسم کی انا اور خود پسندی کی حالت نہیں آئے گی، برا خیال نہیں آئے گا، کسی کو نقصان پہنچانے کا خیال نہیں آئے گا۔ کسی جگہ یہ خیال نہیں آئے گا کہ جماعت میں ہر جگہ میرا ہی وجود نظر آئے۔ میرے علاوہ جو دوسرا شخص اچھا کام کرنے والا ہو اس کو خلیفۂ وقت کی نظروں میں گراؤ۔ یہ فساد کی سوچ ہے۔ ایسے لوگ جتنے بھی سجدے کرتے رہیں یہ عاجزی کے سجدے نہیں ہوتے، دکھاوے کے سجدے ہوتے ہیں، منہ پر مارے جانے والے سجدے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسان کی کنہہ کو جانتا ہے، دلوں کا حال جانتا ہے۔ سب کچھ جانتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر اللہ کے پیار کو حاصل کرنا ہے تو اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنے رویّے درست کرنے ہوں گے۔ جب آپ اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنے رویّے درست رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ مَیں شفقت کا سلوک کرتا ہوں۔ یہ محبتیں پھیلانے والے اور میری رحمت سے حصہ پانے والے ہوتے ہیں ۔ میری رحمت کی آغوش میں آنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت اس انتظار میں ہوتا ہے کہ کس طرح میرا بندہ کوئی نیکی کرنے والا ہو اور مَیں اس کو جزا دوں۔

حضور انور نے فرمایا: پس فساد نہ کرنا، محبتیں بکھیرنا اور خدا کا خوف دل میں رکھنا ، یقیناً انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتا ہے۔ پس اپنی جھوٹی اناؤں کو ختم کر کے ، اپنی نفسانی خواہشات کو ختم کر کے اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرو۔

حضور انور نے فرمایا: ایک طرف تو ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ احمدی ہونے کے بعد ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے اسلام کا صحیح ادراک حاصل ہوا ہے۔ اور دوسری طرف چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہمارے دل پھٹ رہے ہوں۔ ہمارے دلوں میں کینے پل رہے ہوں تو یہ دعوے جھوٹے ہیں۔ جماعت نے ترقی کرنی ہے ۔ کسی شخص کی چالاکیوں سے نہیں ہونی بلکہ خدا کے فضلوں سے ہونی ہے اور خدا کے فضلوں کے وہی وارث ہوں گے جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہو کر ان باتوں کی ہلکی سی جھلک بھی اگر کسی میں ہے تو اس کو اپنے آپ کو پاک کرنا ہوگا، اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔

حضور نے فرمایا: یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نے بڑھنا، پھیلنا اور پھولنا ہے۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ کہیں ہم اس مقصد سے ہٹ تو نہیں رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: پس آپ نے ان برائیوں کو ختم کرنا ہے۔ برائیاں ختم کریں گے تو اپنی ترقی کے ساتھ دیکھیں گے جماعتی ترقی کی رفتار بھی تیز ہوگی۔ ذاتی اناؤں کی بجائے جماعتی مفاد دیکھیں گے تو خدا تعالیٰ رحمت کا سلوک فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: خدا کا پیار حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے ۔ خدا کرے ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کی تکمیل کرنے والا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہو کر صرف منہ سے احمدی کہہ دینا کافی نہیں ہوگا۔ صرف احمدی کہہ دینے سے آپ کے کاموں میں برکت نہیں پڑے گی۔ جب تک ہر احمدی اپنا جائزہ نہیں لیتا اور اپنی اصلاح نہیں کرتا۔

حضور انور نے فرمایا: پس آپ میں سے ہر ایک ان برکتوں سے حصہ پانے والا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات سے اس زمانہ میں وابستہ ہیں۔ اور کوئی احمدی ان لوگوں میں شمار نہ ہو جو بدی، خباثت، بدنفسی اور فتنہ انگیزی کا نمونہ ہیں۔ اللہ ان پر رحم فرمائے اور آپ ان لوگوں میں شامل ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر پورا اترنے والے ہیں۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ سب کو خیریت سے اپنے گھروں میں لے جائے۔ ہر شر اور فتنہ سے آپ کو محفوظ رکھے۔ آپ سب کو محبتوں کا سفیر بنائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا۔ خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ سکینڈے نیوین ممالک کا یہ پہلا مشترکہ جلسہ سالانہ اپنے انتہائی مبارک اور کامیاب اختتام کو پہنچا۔

دعا کے بعد احباب جماعت نے پرجوش اور والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے۔ نعروں کا یہ سلسلہ کچھ دیر تک جاری رہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور کچھ وقت کے لئے لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے ۔ اس موقع پر بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ خواتین نے بھی نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے ۔ لجنہ جلسہ گاہ کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور باہر تشریف لے آئے اور پھر یہاں سے پولیس کے اسکورٹ میں مسجد ناصر گوتھن برگ کے لئے روانگی ہوئی۔ جہاں پہنچنے کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

بعد ازاں سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی ۔ چھ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج سویڈن کی دو جماعتوں گوتھن برگ اور مالمو (Malmo) کے علاوہ ناروے، فن لینڈ، جرمنی اور پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ اس طرح کل 27 فیملیز کے 98 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات آٹھ بجے تک جاری رہا ۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سکینڈے نیوین ممالک کے اس پہلے جلسہ سالانہ میں ناروے، سویڈن اور ڈنمارک کے علاوہ فن لینڈ، جرمنی، UK، بلجیم، پاکستان اور امریکہ سے بھی بعض احباب وفیملیز شامل

M. S. DOUBLE GLAZING LTD
Supplier & Installers
UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries
For Friendly Quote Please Contact: Muhammad Sajid Qamar
Tel: 020 8239 8312 Mobile:07734470783 Fax: 020 8664 1190
Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee
احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام ۔ اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

ہوئیں۔اس جلسہ سالانہ پر حضور انور کے خطابات MTA کے ذریعہ

سکینڈے نیوین ممالک میں جماعتیں چھوٹی ہیں اوراحباب بڑے لمبے سفر کر کے جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے تھے۔مجموعی طور پر حاضری ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ تھی جوان ممالک کے لحاظ سے بڑی تعداد ہے۔جماعت سویڈن جہاں جلسہ منعقد ہواان کی اپنی حاضری گزشتہ سال کے ان کے جلسہ کی نسبت دوگنی تھی۔

پولیس نے جلسہ کے تینوں دن حضور انور کے قافلہ کومسجد ناصر گوتھن برگ سے جلسہ گاہ جاتے اور واپس آتے ہوئے Escort کیا اور پولیس کا ایک دستہ تینوں دن ہمہ وقت جلسہ گاہ میں ڈیوٹی پر موجود رہا۔پولیس کے افسران خودڈیوٹی پرآگےاورقافلہکوEscort کرتے رہے۔

جلسہ کے اختتام کے بعد جب جماعت کی انتظامیہ نے پولیس کے افسران کا شکریہ ادا کیا تو جواباًان لوگوں نے کہا:شکریہ ہم لوگوں نے آپ کاادا کرنا ہے کہ یہاں اس طرح کے اجتماع ہوتے ہیں تو ہمیں مصیبت پڑی ہوتی ہے۔مقدمات پر مقدمات درج ہوتے ہیں۔آپ لوگ دنیا کے کئی ممالک سے آئے ہوئے تھےلیکن ایسا لگ رہا تھا کہ آپ سب چھوٹے بڑے مردوخواتین بوڑھے بچے تمام ایک آواز پر چل رہے ہیں۔وقت کے مطابق اتنی بڑی تعداد کھانا کھاتی پھر سب وقت پر عبادت کرنے اندر چلے جاتے تھے۔آپ کمال کے لوگ ہیں۔آپ نے ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیااور تینوں دن پُرامن فضا قائم رکھی۔آپ کس اسلام سے وابستہ ہیں؟

عربی میں محاورہ ہے"وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ" کہ جس بات کی غیر گواہی دے دے وہ یقیناً سچی ، حقیقی اورقابل تعریف بات ہوتی ہے۔پس آج ہم اسی اسلام سے وابستہ ہیں جوآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔اورآپؐ کی انہی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جو آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم تک پہنچائیں۔اورآج ہم آپ کے پانچویں خلیفہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک آواز پر اٹھتے ہیں اور بیٹھتے ہیں۔اورآپ کی ہرآواز پر لبیک کے علاوہ کوئی اورکلمہ ہمارے منہ سے نہیں نکلتا۔پس آنحضرت کا یہی اسلام ہے اور یہی تعلیم ہے جس سے ہم وابستہ ہیں۔وماتوفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

19/ستمبر 2005ءبروزسوموار:

صبح پونے چھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گاتھن برگ تشریف لاکرنماز فجر پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق سویڈن سے ناروے کے لئے روانگی تھی۔صبح ساڑھے نو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔احباب جماعت گاتھن برگ مردوخواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کوالوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی مسجد ناصر جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔حضورانور نے ازراہ شفقت اس موقع پر موجود تمام احباب کوشرف مصافحہ بخشا،،خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا،بچیوں نے الوداعی دعائیہ نظمیں پیش کیں۔حضور انور نے بچوں اوربچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

قریباً دس بجے حضورانور نے دعا کروائی جس کے بعد قافلہ پولیس کے Escort میں گوتھن برگ (سویڈن) سے اوسلو(Oslo)(ناروے) کے لئے روانہ ہوا۔گوتھن برگ سے اوسلو کا فاصلہ 320 کلومیٹر ہے۔پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق پولیس نے گوتھن برگ شہر سے باہر ایک معین حدود تک قافلہ کواسکورٹ کیا۔اس کے بعد واپس جانے کی اجازت چاہی۔راستہ میں بارڈر کراس کرنے کے بعد ایک جگہ کچھ دیر کے لئے رکے جہاں مکرم امیر صاحب ناروے نے اپنے وفد کے ساتھ حضورانور کا استقبال کیا۔پھر قافلہ آگے روانہ ہوا۔

اوسلو(ناروے)میں ورودمسعود

دوپہر دو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد نور (Noor Moske)ناروے پہنچے۔جہاں ناروے کی تمام جماعتوں سے آنے والے احباب جماعت مردو خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کاناروے کا یہ پہلا دورہ ہے۔جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد نور،اوسلو کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو رنگارنگ کےلباس میں ملبوس بچیوں نے استقبالیہ نغمات پڑھنے شروع کردئے۔خواتین اپنے ہاتھوں میں سفید رومال لئے ہوئے ہلاہلاکراپنے پیارے آقا کوخوش آمدید کہہ رہی تھیں۔دوسری طرف لاؤڈ سپیکر پر مسلسل نعرے بلند کئے جارہے تھے۔

حضورانور کی آمد کے بعد سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔حضورانور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب ناروے نے ناروے کا قومی پرچم لہرایا۔حضورانور نے دعا کروائی۔اس کے بعد حضورانوران بچیوں کے پاس تشریف لے گئے جومسلسل خیر مقدمی گیت پیش کررہی تھیں۔بچیوں نے اپنے پیارے آقا پر گلاب کی پتیاں نچھاور کیں۔حضورانور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس کھڑے رہے۔مسجد نوراوسلو کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف مردحضرات اوردوسری طرف خواتین مسلسل اپنے ہاتھ ہلاکر حضورانور کوخوش آمدید کہہ رہی تھیں۔احباب جماعت مردوخواتین بچے بوڑھے سبھی خوشی ومسرت سے معمور تھے۔آج ان کے پاس پہلی مرتبہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تھے۔حضورانور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کوالسلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور مسجد نور سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

دو بج کر چالیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نوراوسلو میں تشریف لاکر ظہروعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور نے امیر صاحب سویڈن،مبلغ انچارج سویڈن اور سویڈن سے قافلہ کے ساتھ آنے والے بعض دوسرے جماعتی عہدیداران کو شرف مصافحہ بخشا۔یہ سب احباب حضورانور کوگوتھن برگ سے اوسلو تک چھوڑنے آئے تھے۔بعدازاں حضورانور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اورفیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ملاقاتوں کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ چھ بجے کے قریب اوسلو شہر کے میئر Per Diltlir Simonsen حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ملاقات کے دوران میئر نے حضورانور کواوسلو (Oslo) میں تشریف آوری پر خوش آمدید کہااور حضورانور کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ بار بار تشریف لائیں۔

میئر نے اوسلو شہر کے متعلق بتایا کہ ہم اسے خوبصورت بنارہے ہیں اوراوسلو کی بڑی جھیل کے گردتفریح کے مواقع پبلک کے لئے مہیا کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

میئر نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ناروے کو اس ملک کے قدرتی مناظر کے حسن کی وجہ سے بہت پسند کرتے تھے۔میئر نے بتایا کہ وہ حضورؒ سے مل چکے ہیں۔انہوں نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے حالات اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کے لئے حالات سازگار ہوں اور جماعت کواپنے عقائد کے مطابق عبادت کرنے اوراظہار کرنے کی آزادی ہو۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں اس وقت سیاسی صورتحال وہی ہے جو پہلے تھی۔حضورانور نے جہاد کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا مؤقف بیان فرمایااور تفصیل کے ساتھ بتایا کہ اصل جہاد کیا ہے۔

میئر نے بتایا کہ ناروے میں آپ کی جماعت معاشرتی بہبود کے لئے مثبت کردار ادا کررہی ہے۔اور وہ جماعت احمدیہ سے اس لئے بھی بہت متأثر ہیں کہ نظریہ جہاد میں آپ کا مؤقف دوسروں سے مختلف ہےاور حقیقی ہے۔

حضورانور نے امیگریشن کے قوانین کے بارہ میں بھی میئر سے گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ کافی سخت ہیں۔میئر نے بتایا کہ سرکاری پالیسی ہی ایسی ہے۔قریباً نصف گھنٹہ تک مختلف امور پر تبادلۂ خیال ہوتا رہا۔میئر سے ملاقات ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی۔

آج شام جب اوسلو کے میئر Per Diltlir Simonsen حضورانور سے ملاقات کرکے واپس گئے تو انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں حضورانور کی شخصیت سے بہت متأثر ہوا ہوں۔مَیں بہت سارے لوگوں سے ملتا رہتا ہوں لیکن حضور کی شخصیت نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ایک بہت ہی نیک اور شریف النفس انسان ہیں۔اس کے علاوہ میرا تأثر یہ ہے کہ یہ نہایت ذہین ہیں۔

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں دوبارہ شروع ہوئیں جو رات 8:30 بجے تک جاری رہیں۔ناروے کی تین جماعتوں Lorenskog،Toyen اور Furuset کی پچپاس فیمليز کے 252افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

نمازوں کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور اوسلو میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ناروے میں حضور انور کا قیام مسجد نور اوسلو کے ملحقہ رہائشی حصہ میں تھا۔

مسجد نور (Nor Moske) اوسلو(Oslo) شہر کے وسط میں ناروے کے مشہور پارک فروگنر (Frogner) کے قریب فروگنر سٹریٹ پر واقع ہے۔یہ علاقہ اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ یہاں اکثر غیر ملکی سفارت خانے ہیں۔

اس علاقہ میں بڑے بڑے ستونوں کے ساتھ بنی ہوئی یہ منفرد اور ممتاز عمارت 1980ء میں جماعت ناروے نے خریدی تھی۔یہ بلڈنگ بطور مشن ہاؤس صدسالہ جوبلی منصوبہ کے تحت خریدی گئی۔1980ء کے دورۂ یورپ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس کا افتتاح فرمایا۔اس عمارت کا رقبہ نصف ایکڑ سے زائد ہے۔اس بلڈنگ میں دوہال ہیں۔ایک خواتین کے لئے اوردوسرا مردحضرات کے لئے بطور مسجد استعمال ہوتا ہے۔اس کے علاوہ دفاتر اور لائبریری ہے۔بلڈنگ کے دوسری منزل پر رہائشی حصہ ہےاوردوفلیٹ تعمیر کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ ٹی وی سٹوڈیو ہے جہاں پروگرام تیار ہوتے ہیں اور جماعت کا اپنا ٹی وی سٹیشن ہے جہاں ہفتہ میں چھ گھنٹے ناروے کے نیشنل ٹی وی"NRK" کے لئے پروگرام On Air کئے جاتے ہیں۔حضورانور کا خطبہ جمعہ اور پھراس کا ترجمہ یہیں سے On Air کیا جاتا ہے۔اورناروے کے نیشنل ٹی وی"NRK"پر نشر ہوتا ہے۔جماعت ناروے کا یہ پہلا مقامی ٹی وی سٹیشن 1994ء میں قائم ہوا تھا۔

اس کے علاوہ مسجد نور کے بیرونی احاطہ میں ایک کمرہ "ریڈیو اسلام احمدیہ" کے لئے استعمال ہوتا ہے۔یہ جماعت احمدیہ ناروے کا اپنا ریڈیو سٹیشن ہے جو1985ء سے قائم ہے۔یہاں سے ریڈیو کی نشریات کیبل کے ذریعہ ایک کمپنی کو دی جاتی ہیں جو اوسلو (Oslo) کا لوکل ریڈیو ہے۔"ریڈیواسلام احمدیہ" سے روزانہ دو گھنٹے کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔

ناروے میں جماعت احمدیہ کا قیام 1957ء میں مکرم سید کمال یوسف صاحب کے ذریعہ ہوا۔ناروے کے ابتدائی احمدیوں میں سے پہلے احمدی مکرم نور احمد بولستاد صاحب ہیں۔انہوں نے 1957ء میں احمدیت قبول کی۔نور احمد بولستاد صاحب جماعت احمدیہ ناروے کے امیر اور اعزازی مبلغ بھی رہ چکے ہیں اور اللہ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

الفضل خود بھی پڑھئے اوراپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

راحت علی جیولرز
Now we make 22K gold jewellery on order
For marriages and other functions get your jewellery on competitive rates
All type of jewellery repairing, re-polishing and missing stone.
We do Ear piercing also.
RAHAT ALI JEWELLERS (London)
Contact: Rahat Rana
190 London Road Morden, SM4 5AN
(Opp. Baitul Futuh Mosque)
Tel: 020 8648 0282. Mobile: 07832105995

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کی روایات کی روشنی میں سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ کے بعض گوشے

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30؍اگست اور 24؍نومبر 2004ء میں مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی سیرت کے بعض ایسے درخشندہ گوشے قلمبند کئے ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمائے ہیں۔

☆ جن دنوں کلارک کا مقدمہ تھا حضرت مسیح موعودؑ نے اَوروں کو دعا کیلئے کہا تو مجھے بھی کہا کہ دعا اور استخارہ کرو۔ میں نے اس وقت رؤیا میں دیکھا کہ ہمارے گھر کے ارد گرد پہرے لگے ہوئے ہیں۔ اندر حضرت صاحب کو کھڑا کرکے آگے اُپلے چن کر اور مٹی کا تیل ڈال کر دیا سلائی سے آگ لگانے کی کوشش کرتے ہیں مگر کامیاب نہیں ہوتے۔ جب میں نے اس دروازہ کی چوکھٹ کی طرف دیکھا تو وہاں لکھا تھا: ''جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان کو کوئی آگ جلا نہیں سکتی''۔

☆ میں بچہ تھا لیکن مجھے خوب یاد ہے کہ ہمارے بعض عزیز راستہ میں کیلیں گاڑ دیا کرتے تھے تاکہ جب مہمان نماز پڑھنے آئیں تو رات کی تاریکی میں ان کیلوں کی وجہ سے ٹھوکر کھائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا اور اگر کیل اکھاڑے جاتے تو وہ لڑنے لگ جاتے۔ اسی طرح مسجد مبارک کے سامنے دیوار مخالفوں نے کھینچ دی تھی۔ بعض احمدیوں کو جوش بھی آیا اور انہوں نے دیوار کو گرا دینا چاہا مگر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہمارا کام صبر کرنا اور قانون کی پابندی اختیار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچپن سے ہی مجھے رویائے صادقہ ہوا کرتے تھے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دیوار گرائی جارہی ہے اور لوگ ایک ایک اینٹ کو اٹھا کر پھینک رہے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کچھ بارش بھی ہوچکی ہے۔ اسی حالت میں دیکھا کہ حضرت خلیفہ اول تشریف لا رہے ہیں۔ جب مقدمہ کا فیصلہ ہوا اور دیوار گرائی گئی تو بعینہٖ ایسا ہی ہوا۔ اس روز کچھ بارش بھی ہوئی اور درس کے بعد حضرت خلیفہ اولؓ جب واپس آئے تو آگے دیوار توڑی جارہی تھی، میں بھی کھڑا تھا۔ چونکہ اس خواب کا میں آپ سے پہلے ذکر کرچکا تھا اس لئے مجھے دیکھتے ہی آپ نے فرمایا میاں دیکھو آج تمہارا خواب پورا ہوگیا۔

☆ ایک دن ہم سکول سے واپس آئے تو احمدیوں کے چہروں پر ملال کے آثار تھے۔ گول کمرہ اور دفتر محاسب کے درمیان ہم نے دیکھا کہ ہمارے بعض چچاؤں نے وہاں دیوار کھینچ دی ہے اس لئے ہم اندر سے ہوکر گھر پہنچے اور معلوم ہوا کہ یہ دیوار اس لئے کھینچی گئی ہے کہ تا احمدی مسجد میں نہ آسکیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے حکم دیا کہ ہاتھ مت اٹھاؤ اور مقدمہ کرو۔ آخر مقدمہ کیا گیا جو خارج ہوگیا اور معلوم ہوا کہ جب تک حضرت مسیح موعود خود نالش نہ کریں کامیابی نہ ہوگی۔ آپؑ کی عادت تھی کہ مقدمات وغیرہ میں نہ پڑتے تھے مگر یہ چونکہ جماعت کا معاملہ تھا اور دوستوں کو اس دیوار سے بہت تکلیف تھی اس لئے آپؑ نے فرمایا کہ بہت اچھا میری طرف سے مقدمہ کیا جائے۔ چنانچہ مقدمہ ہوا اور دیوار گرائی گئی۔ اس دیوار کی وجہ سے جماعت کو مہینوں یا شاید سالوں تکالیف اٹھانی پڑیں، پھر مقدمہ پر ہزاروں روپیہ خرچ ہوا اور عدالت نے فیصلہ کیا کہ خرچ کا کچھ حصہ ہمارے چچاؤں پر ڈال دیا جائے۔ کئی لوگ غصہ سے کہہ رہے تھے کہ یہ بہت کم ڈالا گیا ہے ان کو تباہ کردینا چاہئے۔ جب اس ڈگری کے اجراء کا وقت آیا تو حضرت مسیح موعودؑ گورداسپور میں تھے آپ کو عشاء کے قریب رؤیا یا الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ یہ بار اُن پر بہت زیادہ ہے اور اس کی وجہ سے مخالف رشتہ دار بہت تکلیف میں ہیں۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا کہ مجھے رات نیند نہیں آئے گی، اسی وقت آدمی بھیجا جائے جو جاکر اُنہیں کہہ دے کہ ہم نے یہ خرچ تمہیں معاف کردیا ہے۔

☆ جب میں نے چند دوستوں کے ساتھ مل کر رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا تو اس کو روشناس کرانے کے لئے مضمون لکھا جس میں اس کے اغراض ومقاصد بیان کئے گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور اس کی خاص تعریف کی اور عرض کیا کہ یہ مضمون اس قابل ہے کہ حضور اسے ضرور پڑھیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے مسجد مبارک میں وہ رسالہ منگوایا اور غالباً مولوی محمد علی صاحب سے وہ مضمون پڑھوا کر سنا اور تعریف کی۔ لیکن اس کے بعد جب میں حضرت خلیفہ اولؓ سے ملا تو آپؓ نے فرمایا: میاں تمہارا مضمون بہت اچھا تھا مگر میرا دل خوش نہیں ہوا۔ اور فرمایا کہ ہمارے وطن میں ایک مثل مشہور ہے کہ ''اونٹ چالی اور ٹوڈا بتالی'' اور تم نے یہ مثل پوری نہیں کی۔ میں تو اتنی پنجابی نہ جانتا تھا اس لئے میرے چہرہ پر حیرت کے آثار دیکھ کر آپؓ نے فرمایا کہ کوئی شخص اونٹ بیچ رہا تھا اور ساتھ اونٹ کا بچہ بھی تھا جسے اُس علاقہ میں ٹوڈا کہتے ہیں۔ کسی نے اس سے قیمت پوچھی تو اس نے کہا کہ اونٹ کی قیمت تو چالیس روپیہ مگر ٹوڈا کی بیالیس روپیہ۔ اس نے وجہ دریافت کی تو پتہ لگا کہ ٹوڈا اونٹ بھی ہے اور اونٹ کا بچہ بھی۔ اسی طرح تمہارے سامنے حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ''براہین احمدیہ'' موجود تھی۔ آپؑ نے جب یہ تصنیف کی تو اس وقت آپؑ کے سامنے کوئی ایسا اسلامی لٹریچر موجود نہ تھا۔ امید تھی کہ تم اس سے بڑھ کر کوئی چیز لاؤ گے۔

مامورین سے بڑھ کر علم تو کوئی کیا لاسکتا ہے سوائے اس کے کہ ان کے پوشیدہ خزانوں کو نکال نکال کر پیش کرتے رہیں۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کا مطلب یہ تھا کہ بعد میں آنے والی نسلوں کا کام یہی ہوتا ہے کہ گزشتہ بنیاد کو اونچا کرتے رہیں اور یہ ایک ایسی بات ہے کہ جسے آئندہ نسلیں اگر ذہنوں میں رکھیں تو خود بھی برکات اور فضل حاصل کرسکتی ہیں اور قوم کے لئے بھی برکات اور فضلوں کا موجب ہوسکتی ہیں۔ مگر اپنے آباء سے آگے بڑھنے کی کوشش نیک باتوں میں ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ چور کا بچہ یہ کوشش کرے کہ باپ سے بڑھ کر چور ہو بلکہ یہ مطلب ہے کہ نمازی آدمی کی اولاد کوشش کرے کہ باپ سے بڑھ کر نمازی ہو۔

☆ میری تعلیم کے سلسلہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا ہے۔ آپ چونکہ طبیب بھی تھے اور جانتے تھے کہ میری صحت اس قابل نہیں کہ میں کتاب کی طرف زیادہ دیر تک دیکھ سکوں اس لئے آپ مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور فرماتے میاں میں پڑھتا جاتا ہوں تم سنتے جاؤ۔ وجہ یہ تھی کہ بچپن میں میری آنکھوں میں سخت ککرے پڑ گئے تھے اور ایسی شدید تکلیف پیدا ہوگئی کہ ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کی بینائی ضائع ہوجائے گی۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے میری صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی شروع کردیں اور ساتھ ہی روزے رکھنے شروع کردیئے۔ تین یا سات روزے رکھے۔ جب آخری روزہ کی افطاری کرنے لگے تو یکدم میں نے آواز دی کہ مجھے نظر آنے لگ گیا ہے۔ لیکن اس بیماری کی شدت اور اس کے متواتر حملوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری ایک آنکھ کی بینائی ماری گئی چنانچہ میں رستہ تو دیکھ سکتا ہوں مگر کتاب نہیں پڑھ سکتا۔ دو چار فٹ پر اگر ایسا آدمی بیٹھا ہو جو میرا پہچانا ہؤا ہو تو میں اس کو دیکھ کر پہچان سکتا ہوں لیکن اگر کوئی بے پہچانا بیٹھا ہو تو مجھے اس کی شکل نظر نہیں آسکتی۔ صرف دائیں آنکھ کام کرتی ہے مگر اس میں بھی ککرے پڑ گئے اور وہ ایسے شدید ہوگئے کہ کئی راتیں میں جاگ کر کاٹا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے میرے استادوں سے کہہ دیا تھا کہ پڑھائی اس کی مرضی پر ہوگی۔ یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو اس پر زور نہ دیا جائے۔ آپؑ بارہا مجھے صرف یہی فرماتے کہ تم قرآن کا ترجمہ اور بخاری حضرت مولوی صاحبؓ سے پڑھ لو، کچھ طب بھی پڑھ لو کیونکہ یہ ہمارا خاندانی فن ہے۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحبؓ ہمارے حساب کے استاد تھے اور بورڈ پر سوالات حل کیا کرتے تھے لیکن مجھے نظر کی کمزوری کی وجہ سے دکھائی نہیں دیتے تھے اور پھر زیادہ دیر تک میں بورڈ کی طرف دیکھ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ نظر تھک جاتی تھی۔ اس وجہ سے میں کلاس میں بیٹھنا فضول سمجھا کرتا تھا۔ کبھی جی چاہتا تو چلا جاتا اور کبھی نہ جاتا۔ ماسٹر صاحبؓ نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کے پاس شکایت کی کہ یہ کچھ نہیں پڑھتا، کبھی مدرسہ میں آجاتا ہے اور کبھی نہیں آتا۔ جب ماسٹر صاحب نے شکایت کی تو میں ڈر کے مارے چھپ گیا کہ معلوم نہیں حضرت مسیح موعودؑ کس قدر ناراض ہوں لیکن آپؑ نے فرمایا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہے جو آپ بچے کا خیال رکھتے ہیں اور مجھے آپ کی بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ یہ کبھی کبھی مدرسے چلا جاتا ہے ورنہ میرے نزدیک تو اس کی صحت اس قابل نہیں کہ پڑھائی کرسکے۔ پھر ہنس کر فرمانے لگے اس سے ہم نے آٹے دال کی دکان تھوڑی کھلوانی ہے کہ اسے حساب سکھایا جائے۔ حساب اسے آئے نہ آئے کوئی بات نہیں۔ آخر رسول کریم ﷺ یا آپؐ کے صحابہ نے کونسا حساب سیکھا تھا۔ اگر یہ مدرسہ میں چلا جائے تو اچھی بات ہے ورنہ اسے مجبور نہیں کرنا چاہئے۔ یہ سن کر ماسٹر صاحب واپس آگئے۔ میں نے اس نرمی سے اَور بھی فائدہ اٹھانا شروع کردیا اور پھر مدرسے میں جانا ہی چھوڑ دیا۔ بچپن میں مجھے جگر کی خرابی کا بھی مرض تھا۔ چھ چھ مہینے مونگ کی دال کا پانی یا ساگ کا پانی مجھے دیا جاتا رہا۔ پھر اس کے ساتھ تلی بھی بڑھ گئی۔ Red iodide of Mercury کی تلی کے مقام پر اور گلے پر بھی مالش کی جاتی تھی کیونکہ مجھے خنازیر کی بھی شکایت تھی۔ پھر اس کے ساتھ بخار کا شروع ہوجانا جو چھ چھ مہینے تک نہ اترتا۔ ان حالات سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ میری تعلیمی قابلیت کا کیا حال ہوگا۔

ایک دفعہ ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب نے میرا اردو کا امتحان لیا۔ میں اب بھی بہت بدخط ہوں مگر اس زمانہ میں میرا اتنا بدخط تھا کہ پڑھا ہی نہیں جاتا تھا۔ انہوں نے بڑی کوشش کی کہ پتہ لگائیں میں نے کیا لکھا ہے مگر انہیں کچھ پتہ نہ چلا۔ ان کی طبیعت بڑی تیز تھی، غصہ میں فوراً حضرت مسیح موعودؑ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ محمود کی تعلیم کی طرف آپؑ کو ذرا بھی توجہ نہیں ہے میں نے اس کا اردو کا امتحان لیا تھا۔ اس کا اتنا برا خط ہے کہ کوئی بھی یہ خط نہیں پڑھ سکتا۔ ...... حضرت مسیح موعودؑ نے جب میر صاحب کو اس طرح جوش کی حالت میں دیکھا تو فرمایا ''بلاؤ حضرت مولوی صاحب کو''۔ جب آپؑ کو کوئی مشکل پیش آتی تو ہمیشہ حضرت خلیفہ اولؓ کو بلا لیا کرتے تھے۔ اُن کو مجھ سے بڑی محبت تھی۔ وہ تشریف لائے اور حسب معمول سر نیچا ڈال کر ایک طرف کھڑے ہوگئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: مولوی صاحب! میر صاحب کہتے ہیں کہ محمود کا لکھا ہؤا پڑھا نہیں جاتا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا امتحان لے لیا جائے۔ یہ کہتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے قلم اٹھائی اور دو تین سطر میں ایک عبارت لکھ کر مجھے دی اور فرمایا اس کو نقل کرو۔ میں نے بڑی احتیاط سے اور سوچ سمجھ کر نقل کردیا۔ جب حضرت مسیح موعودؑ نے اس کو دیکھا تو فرمانے لگے: مجھے تو میر صاحب کی بات سے بڑا فکر پیدا ہوگیا تھا مگر اس کا خط تو میرے خط کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول پہلے ہی میری تائید میں ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ فرمانے لگے: حضور! میر صاحب کو تو یونہی جوش آگیا ورنہ اس کا خط تو بڑا اچھا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد آپؓ نے مجھے کہا کہ میاں! مجھ سے بخاری تو پوری پڑھ لو۔ دراصل میں نے آپؓ کو بتا دیا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ مولوی صاحب سے قرآن اور بخاری پڑھ لو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہی میں نے آپؓ سے قرآن اور بخاری پڑھنی شروع کردی تھی۔ اسی طرح طب بھی حضرت مسیح موعودؑ کی ہدایت کے ماتحت میں نے آپؓ سے شروع کردی تھی۔

☆ الہام ہونے کا نظارہ بھی منفرد اور مشترک دونوں رنگ رکھتا ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کا کلام الفاظ کی صورت میں انسانی کانوں پر نازل ہوتا ہے اور غیب سے آواز آتی ہے کہ یوں ہوگیا ہے یا یوں ہوجائے گا یا یوں کر۔ کبھی تو صرف ملہم کو ایک آواز سنائی دیتی ہے اور کبھی ویسی ہی آواز دوسرے کو بھی آجاتی ہے۔ اس قسم کا مجھے ذاتی طور پر تجربہ حاصل ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا: ...... مَیں اپنی افواج کے ساتھ اچانک تیری مدد کے لئے آؤنگا۔ اُسی رات ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو آج یہ الہام ہوا ہے۔ صبح مفتی محمد صادق صاحبؓ نے مجھے کہا کہ ''حضرت مسیح موعودؑ پر جو تازہ الہامات ہوئے ہوں وہ اندر سے لکھوالاؤ تاکہ وہ انہیں اخبار میں شائع کردیں۔ اس روز حضرت مسیح موعودؑ نے جب الہامات لکھ کردیئے تو یہ الہام لکھنا بھول گئے۔ میں نے جب الہامات کو پڑھا تو میں شرم کی وجہ سے یہ جرأت بھی نہ کرسکتا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ سے اس بارہ میں کچھ عرض کروں اور یہ بھی جی نہ مانتا تھا کہ جو مجھے بتایا گیا تھا اسے غلط سمجھ لوں۔ اسی حالت میں کئی دفعہ میں دروازہ کے پاس جاتا مگر پھر لوٹ آتا۔ آخر میں نے جرأت سے کام لے کر کہہ ہی دیا کہ رات مجھے ایک فرشتہ نے بتایا تھا کہ آپ کو الہام ہوا ہے۔

مگران الہامات میں اس کا ذکر نہیں۔آپؑ نے فرمایا کہ یہ الہام ہوا تھا مگر لکھتے ہوئے میں بھول گیا۔چنانچہ کاپی کھولی تو اس میں وہ الہام بھی درج تھا۔

☆ میں بچہ تھا اور اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کی زبان سے گورنمنٹ کی وفاداری کا حکم سنا اور اس حکم پر اس قدر پابندی سے قائم رہا کہ میں نے اپنے گہرے دوستوں سے بھی اس بارہ میں اختلاف کیا حتیٰ کہ اپنی جماعت کے لیڈروں سے اختلاف کیا۔

☆ ایک دفعہ ایک افسر نے حضرت مسیح موعودؑ سے ایک معاملہ میں کہا کہ (قادیان کے) لوگ آپ کے شہری ہیں آپ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کریں۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا: اس بڈھے شاہ ہی کو پوچھو کہ آیا کوئی ایک موقعہ بھی ایسا آیا ہے جس میں یہ دکھ دے سکتا تھا اور اس نے نیشن زنی نہ کی ہو اور پھر اس سے ہی پوچھو کہ کیا کوئی ایک موقعہ بھی ایسا آیا ہے کہ جس میں مَیں احسان کر سکتا تھا اور پھر مَیں نے اس کے ساتھ احسان نہ کیا ہو۔

☆ حضرت مرزا صاحب نے قادیان کے ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کو بار بار فرمایا کہ کیا تم میری پہلی زندگی پر کوئی اعتراض کرسکتے ہو مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی بلکہ آپکی پاکیزگی کا اقرار کرنا پڑا۔مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ میں آپکی زندگی کی پاکیزگی اور بے عیب ہونے کی گواہی دی اور مسٹر ظفر علی خان کے والد نے اپنے اخبار میں آپ کی ابتدائی زندگی کے متعلق گواہی دی کہ بہت پاکباز تھے۔پس جو شخص چالیس سال تک بے عیب رہا وہ کس طرح راتوں رات بگڑ گیا۔

☆ جب اللہ تعالیٰ دلوں کو بدل دیتا ہے تو حاکم بھی غلاموں کی طرح ہوجاتے ہیں۔حضرت مسیح موعودؑ پر جب قتل کا مقدمہ ہؤا تو وہی انگریز ڈپٹی کمشنر جس نے ایک دفعہ کہا تھا کہ اس مدعی مسیحیت کو ابھی تک سزا کیوں نہیں دی گئی، اپنے پاس کرسی بچھا کر آپؑ کو بٹھاتا، اور اُن کے دفتر کے سپرنٹنڈنٹ کا بیان ہے کہ وہ بٹالہ کے اسٹیشن پر ایک دفعہ گھبرا کر ٹہل رہا تھا اور جب میں نے اس سے اتنی پریشانی کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگا اس مقدمہ کا مجھ پر اتنا گہرا اثر ہے کہ میں جدھر جاتا ہوں، سوائے مرزا صاحب کے مجھے کوئی اَور نظر نہیں آتا اور مرزا صاحب مجھے یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ میں مجرم نہیں۔میری سمجھ میں نہیں آتا، مقدمہ ان کے خلاف ہے، بیانات ان کے خلاف ہیں اور مجھ پر جو واقعہ گزر رہا ہے اس نے مجھے اس قدر پریشان کر رکھا ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہیں پاگل نہ ہوجاؤں۔آج تک وہ انگریز ڈپٹی کمشنر اس واقعہ کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جب مجھ سے کوئی شخص پوچھتا ہے کہ ہندوستان کی سروس میں کوئی سب سے عجیب واقعہ سناؤ تو میں مرزا صاحب کے مقدمے کا واقعہ ہی بیان کیا کرتا ہوں۔

☆ آپؑ کو طرح طرح سے مارنے کی کوشش کی گئی۔لوگ متعین ہوئے اور وہ اپنے ارادے میں ناکام ہوئے، جھوٹے اقدام قتل کے مقدمے بنائے گئے چنانچہ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا بنایا اور ایک شخص نے کہہ بھی دیا کہ مجھے حضرت مرزا صاحب نے متعین کیا تھا۔آخر اُس شخص کو عیسائیوں سے علیحدہ کرکے پولیس افسر کے ماتحت رکھا گیا تو وہ شخص رو پڑا اور اس نے بتادیا کہ مجھے عیسائیوں نے سکھایا تھا۔ اسی طرح مولوی عمرالدین صاحب شملوی سنایا کرتے ہیں کہ شملہ میں مولوی محمد حسین اور مولوی عبدالرحمٰن سیاح اور چند اَور آدمی مشورہ کررہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے مقابلہ میں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے۔مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب اعلان کرچکے ہیں کہ میں اب مباحثہ نہیں کروں گا، ہم اشتہار مباحثہ دیتے ہیں اگر وہ مقابلہ پر کھڑے ہوجائیں گے تو ہم کہیں گے کہ انہوں نے جھوٹ بولا اور اگر مباحثہ پر آمادہ نہ ہوئے تو ہم شور مچادیں گے کہ دیکھو مرزا صاحب ہار گئے ہیں۔ اس پر مولوی عمرالدین نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے میں جاتا ہوں اور جا کر ان کو قتل کردیتا ہوں۔مولوی محمد حسین نے کہا کہ لڑکے تجھے کیا معلوم یہ سب کچھ کیا جاچکا ہے۔مولوی عمرالدین صاحب کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جس کی خدا اتنی حفاظت کررہا ہے وہ خدا ہی کی طرف سے ہوگا۔انہوں نے جب بیعت کرلی تو واپس جاتے ہوئے مولوی محمد حسین بٹالہ کے اسٹیشن پر ملے اور کہا تُو کدھر؟ انہوں نے کہا کہ قادیان بیعت کرکے آیا ہوں۔کہا تُو بہت شریر ہے تیرے باپ کو لکھوں گا۔اِنہوں نے کہا کہ مولوی صاحب یہ تو آپ ہی کے ذریعہ ہؤا ہے جو کچھ ہؤا ہے۔

☆ مارٹن کلارک کے مقدمہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تو آپؑ کے خلاف شہادت دینے کے لئے بھی آئے۔حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت بتادیا تھا کہ ایک مولوی مقابل پر پیش ہوگا مگر اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے گا۔لیکن باوجود اس کے کہ الہام کے پورا کرنے کیلئے ظاہری طور پر جائز کوشش کرنا ضروری ہوتا ہے مگر مجھے خود مولوی فضل الدین صاحب نے جو لاہور کے وکیل اور اس مقدمہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیروی کر رہے تھے سنایا کہ جب میں نے ایک سوال کرنا چاہا جس سے مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کی ذلّت ہوتی تھی تو آپؑ نے مجھے اس سوال کے پیش کرنے سے منع کردیا۔ اصل بات یہ ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب کی والدہ کنچنی تھی اور مقدمات میں گواہوں پر ایسے سوالات کئے جاتے ہیں کہ جن سے ظاہر ہو کہ وہ بے حقیقت آدمی ہے۔لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ہم ایسے سوال کو برداشت نہیں کرسکتے۔مولوی صاحب نے کہا کہ اس سوال سے مقدمہ کمزور ہوجائیگا مگر آپؑ نے اجازت نہیں دی۔مولوی فضل الدین صاحب احمدی نہیں تھے بلکہ حنفیوں کے لیڈر تھے، مگر جب کبھی غیر احمدیوں کی مجالس میں حضرت مسیح موعودؑ کی ذات پر کوئی حملہ کیا جاتا تو وہ کہتے کہ عقائد کا معاملہ الگ ہے لیکن آپ کے اخلاق ایسے ہیں کہ ہمارے علماء میں سے کوئی بھی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور میں نے بھی ایسے ایسے مواقع پر ان کی آزمائش کی ہے کہ کوئی مولوی وہاں نہیں کھڑا ہوسکتا تھا جس مقام پر آپؑ کھڑے تھے۔

لیکن جس خدا نے مولوی محمد حسین کی ذلت کی خبر آپؑ کو دی تھی، اُس نے ایک طرف تو آپؑ کے اخلاق دکھا کر آپ کی عزت قائم کی اور دوسری طرف غیر معمولی سامان پیدا کرکے مولوی صاحب کو بھی ذلیل کرادیا۔اور وہی ڈپٹی کمشنر جو پہلے سخت تھا اس نے جونہی آپؑ کی شکل دیکھی تو اُس کے دل کی کیفیت بدل گئی اور باوجود اس کے کہ آپ ملزم کی حیثیت میں اس کے سامنے پیش ہوئے تھے اس نے کرسی منگوا کر اپنے ساتھ بچھوائی اور اس پر آپؑ کو بٹھایا۔مولوی محمد حسین صاحب چونکہ اس امید میں آئے تھے کہ شاید آپؑ کے ہتھکڑی لگی ہوئی ہوگی یا ذلت کے ساتھ کھڑا کیا ہوگا۔لیکن آپؑ کو مجسٹریٹ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا دیکھ کر غصہ سے مغلوب ہوگئے اور مطالبہ کیا کہ مجھے بھی کرسی ملے۔کیونکہ میں معزز خاندان سے ہوں اور گورنر سے ملاقات کے وقت بھی مجھے کرسی ملتی ہے۔ڈپٹی کمشنر نے جواب دیا کہ ملاقات کے وقت تو چوہڑے کو بھی کرسی ملتی ہے مگر یہ عدالت ہے، مرزا صاحب کا خاندان رئیس خاندان ہے ان کا معاملہ اور ہے۔مولوی صاحب اس پر بھی باز نہ آئے اور کہا کہ میں اہل حدیث کا ایڈووکیٹ ہوں۔اس پر ڈپٹی کمشنر کو طیش آگیا اور اس نے کہا کہ بک بک مت کر، پیچھے ہٹ، جوتیوں میں کھڑا ہوجا۔مولوی صاحب جب گواہی دے کر باہر نکلے تو برآمدہ میں پڑی ایک کرسی پر بیٹھ گئے مگر چپڑاسی نے جب دیکھا کہ صاحب ناراض ہیں تو اس خیال سے کہ برآمدہ میں کرسی پر بیٹھا دیکھ کر کر مجھے ناراض نہ ہوں آکر کہنے لگا کہ میاں اٹھو کرسی خالی کردو۔پھر وہاں سے اٹھ کر وہ باہر آئے اور ایک چادر بچھی ہوئی تھی اُس پر بیٹھ گئے۔مگر چادر والے نے نیچے سے چادر کھینچتے ہوئے کہا: جو عیسائیوں سے مل کر ایک مسلمان کے خلاف جھوٹی گواہی دینے آیا ہوا سے بٹھا کر میں اپنی چادر پلید نہیں کراسکتا۔ اور اس طرح ذلت پر ذلت ہوتی چلی گئی مگر حضرت مسیح موعودؑ کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے آپ کی عزت قائم ہوئی۔

کیپٹن ڈگلس (وفات 25رفروری 1957ء) کا اپنا بیان ہے کہ اُس وقت کے پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر نے انہیں بلا کر کہا کہ یہ شخص عیسائیت کا سخت مخالف ہے اس کے مقدمہ کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔جس کے صاف معنے یہ تھے کہ اسے ضرور سزا دو مگر میں نے اپنے دل میں یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ یہ بددیانتی مجھ سے نہیں ہوسکتی۔

مارٹن کلارک انگریز کہلاتا تھا مگر دراصل پٹھان تھا۔اس سبب سے کہ اس کا رنگ انگریزوں کی طرح گورا تھا اور پھر ایک انگریز نے اسے بیٹا بنایا ہوا تھا اس لئے لوگ اسے انگریز سمجھتے تھے۔اس کا بیٹا یا بھائی ابی سینیا کی سابق حکومت میں وزیر اعظم تھا۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ کا بائیکاٹ بھی ہم نے دیکھا۔چوہڑوں کو صفائی کرنے اور سقوں کو پانی بھرنے سے روکا جاتا تھا۔ جب آپؑ کہیں باہر تشریف لے جاتے تو مخالفین کی طرف سے پتھر پھینکے جاتے اور وہ ہر رنگ میں ہنسی اور استہزاء سے پیش آتے۔مگر تمام مخالفتوں کے باوجود کیا ہؤا، جتنے لوگ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں، آپ میں سے پچانوے فیصدی اس وقت مخالفوں میں شامل تھے مگر اب خداتعالیٰ کے فضل سے ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ پھر حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات کے بعد جماعت میں جو شور اٹھا اس کا کیا حشر ہؤا۔اس فتنہ کے سرکردہ لوگ صدر انجمن پر حاوی تھے اور تحقیر کے طور پر کہا کرتے تھے کہ کیا ہم ایک بچہ کی غلامی کرلیں!۔خدا تعالیٰ نے اسی بچے کا ان پر ایسا رُعب ڈالا کہ وہ قادیان چھوڑ کر بھاگ گئے اور اب تک یہاں آنے کا نام نہیں لیتے۔ان لوگوں نے اس وقت بڑے غرور سے کہا تھا کہ جماعت کا ۹۸ فیصدی حصہ ہمارے ساتھ ہے مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹۸ فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہماری جماعت میں شامل ہوچکا ہے۔

☆ ایک زمانہ تھا کہ احمدیوں کو مسجدوں میں نہیں جانے دیا جاتا تھا۔مسجد کا دروازہ بند کردیا گیا۔چوک میں کیلے گاڑ دیئے گئے تا نماز پڑھنے کے لئے جانے والے گریں اور کنوئیں سے پانی نہیں بھرنے دیا جاتا تھا بلکہ گھماروں کو ممانعت کردی گئی تھی کہ احمدیوں کو برتن بھی نہ دیں۔مگر اب وہ لوگ کہاں ہیں۔اُنکی اولادیں احمدی ہوگئی ہیں اور وہی لوگ جنہوں نے احمدیت کو مٹانے کی کوشش کی ان کی اولاد اِسے پھیلانے میں مصروف ہے۔......حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا رؤیا سنایا تھا کہ قادیان بیاس تک پھیلا ہؤا ہے اور شمال کی طرف بھی بہت دُور تک اس کی آبادی چلی گئی ہے۔اُس وقت یہاں صرف آٹھ دس گھر احمدیوں کے تھے اور وہ بھی تنگدست۔ باقی سب بطور مہمان آتے تھے لیکن اب دیکھو خداتعالیٰ نے کس قدر ترقی اسے دی ہے۔

☆ حضرت صاحب نے ایک پیکٹ میں خط ڈال دیا جس کا ڈالنا ڈاکخانہ کے قواعد کی رُو سے منع تھا مگر آپؑ کو اس کا علم نہ تھا۔ڈاکخانہ والوں نے آپ پر نالش کردی اور اس کی پیروی کے لئے ایک خاص افسر مقرر کیا کہ آپ کو سزا ہو جائے تا کہ دوسرے لوگ ہوشیار ہوجائیں۔آپؑ کے وکیل نے آپؑ کو کہا کہ آپؑ کہہ دیں کہ میں نے خط الگ بھیجا تھا، شرارت اور دشمنی سے کہا جاتا ہے کہ پیکٹ میں ڈالا تھا۔حضرت صاحب نے فرمایا یہ تو جھوٹ ہوگا۔وکیل نے کہا اس کے سوا بچنے کی کوئی راہ نہیں مگر آپؑ نے فرمایا کہ کچھ ہو میں جھوٹ تو نہیں بول سکتا۔چنانچہ عدالت میں جب آپ سے پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ خط مَیں نے ہی پیکٹ میں ڈالا تھا مگر مجھے ڈاکخانہ کے اس قاعدہ کا علم نہ تھا۔اس پر استغاثہ کی طرف سے لمبی چوڑی تقریر کی گئی اور کہا گیا کہ سزا ضرور دینی چاہئے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔حضرت صاحب فرماتے ہیں تقریر چونکہ انگریزی میں تھی اس لئے میں اَور تو کچھ نہ سمجھتا تھا لیکن جب حاکم تقریر کے متعلق No-No کہتا تو اس لفظ کو سمجھتا۔آخر تقریر ختم ہوئی تو حاکم نے کہہ دیا: بَری۔اور کہا: جب اس نے اس طرح سچ سچ کہہ دیا تو میں بری ہی خیال کرتا ہوں۔

☆ ایک دفعہ ایک سیّدانی ہمارے گھر آئی اور کہنے لگی: میں آل رسول ہوں مجھے کچھ دو۔حضرت صاحب نے اور گھر کے لوگوں نے بھی کچھ دیا۔پھر اس نے پانی مانگا مگر جب عورت نے اسے پانی دیا تو سخت ناراض ہوکر کہنے لگی: اُمتیوں کے گلاس میں مجھے پانی دیتی ہے، ہم سادات آل رسول ہیں، اوّل تو پانی پلانے کے لئے نیا گلاس چاہئے تھا اور اگر پرانے میں پانی دینا تھا تو پہلے اسے اچھی طرح مانجھنا تھا۔

☆ میں چھوٹا بچہ تھا۔مَیں نے دیکھا کہ مدرسہ کے بورڈنگ میں ایک لڑکا ریوڑیاں کھا رہا تھا اور جیسے ڈرتا ہے کہ کوئی دیکھ نہ لے۔مجھے ہنسی آگئی اور میں نے پوچھا یہ کیا کرتے ہو؟ کہنے لگا سنا ہے حضرت مسیح موعودؑ کو ریوڑیاں پسند ہیں اس سنت کو پورا کرتا ہوں۔میں نے کہا آپؑ تو کونین بھی کھاتے ہیں وہ بھی کھاؤ۔

☆ ایک دفعہ ایک کتا ہمارے دروازہ پر آیا۔مَیں نے اسے ٹیپو کہہ کر اشارہ کیا۔اس پر حضرت صاحب بڑے غصے سے باہر نکلے اور فرمایا ”تمہیں شرم نہیں آتی کہ انگریز نے تو دشمنی کی وجہ سے اپنے کتوں کا نام ایک صادق مسلمان کے نام پر رکھ دیا ہے۔خبردار! آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا“۔میری عمر شاید آٹھ، نو سال کی تھی۔

اس روایت کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا: اس واقعہ سے جہاں ایک طرف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بچے کے ہر فعل کو بلا امتیاز برداشت کرنا حلم کی تعریف میں داخل نہیں، وہاں حضرت صاحب کی بے پناہ دینی اور قومی حمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ وہ بچہ جو آپؑ کے نہایت محنت سے لکھے ہوئے قیمتی مسودات کو جن پر خدا جانے کتنے گھنٹوں یا راتوں کی محنت آپ نے صرف فرمائی ہوگی، آن واحد میں تیلی دکھا کر خاکستر کردیتا ہے، اس کا یہ فعل تو آپؑ برداشت فرمالیتے ہیں لیکن ایک مسلمان سلطان جو قومی حمیت میں شہید ہؤا اور جس کے ساتھ آپ کا اسلام کے سوا کوئی اَور رشتہ نہ تھا، اس کے نام کو ایک بچہ کا لاعلمی کی بناء پر بھی اس رنگ میں لینا جس سے اس کی تحقیر ہوتی ہو، آپ سے برداشت نہ ہوسکا۔

اس واقعہ میں ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو حضرت صاحب پر انگریز کا ایجنٹ ہونے کا الزام لگانے کی جسارت کرتے ہیں۔ O------------

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 12 Friday November 04 , 2005 Issue No. 44

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

سویڈن میں منعقدہ سکینڈے نیوین ممالک کی جماعتوں کے مشترکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خواتین سے خطاب اور اہم نصائح، سویڈن کی وزیر مملکت برائے مذہبی امور کی حضور انور سے ملاقات، مسجد ناصر کے احاطہ میں منعقدہ تقریب عشائیہ میں ممبران پارلیمنٹ، وزیر مملکت اور متعدد اہم سرکاری وغیر سرکاری شخصیات کی شمولیت اور جماعت کے پُر امن معاشرتی کردار کو خراج تحسین۔ حضور انور ایدہ اللہ کا تقریب عشائیہ میں خطاب، غیر مسلم معزز مہمانوں کے تأثرات، پریس، ریڈیو اور میڈیا میں دورہ کی کوریج۔

جلسہ کے اختتامی اجلاس سے حضور انور کا خطاب، فیملی و انفرادی ملاقاتیں، اوسلو (ناروے) کے لئے روانگی اور مسجد نور اوسلو میں ورود مسعود، والہانہ استقبال۔ اوسلو کے میئر کی حضور انور سے ملاقات۔ احباب جماعت سے انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔

(سویڈن اور ناروے میں حضور انور کی مصروفیات کی ایمان افروز رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

17رستمبر 2005ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔ بارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مستورات سے خطاب کے لئے مسجد ناصر گوتھن برگ سے جلسہ گاہ روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل پولیس کے اسکواڈ کے ممبران نے جو ایک قطار میں حضور انور کی آمد کے منتظر تھے، حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ پولیس کے Escort میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ پہنچے۔ لجنہ کے جلسہ گاہ کے دروازہ پر صدر لجنہ سویڈن اور دیگر منتظمات نے حضور انور کا استقبال کیا۔

خواتین سے خطاب

ایک بج کر دس منٹ پر لجنہ کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ فوزیہ شمس صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترمہ سعدیہ منیر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد و تعوذ و سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: اس وقت یہاں جو آپ میرے سامنے خواتین بیٹھی ہیں۔ تین سکینڈے نیوین ملکوں ڈنمارک، ناروے اور سویڈن سے آئی ہیں۔ آپ میں سے اکثر بلکہ تمام تر پاکستان سے تعلق رکھنے والی ہیں اور شاید بعض کا تعلق ہندوستان سے بھی ہو۔ اکثر خاندان تو یہاں پاکستان سے ہی آکر آباد ہوئے ہیں۔ بعض چالیس پچاس سال پرانے خاندان آباد ہیں ان کی زندگیاں یہاں گزری ہیں۔ بچے پیدا ہوئے، جوان ہوئے، ان کی شادیاں ہوئیں اب ان کے آگے بچے ہیں۔ یہ تمام خاندان جو پاکستان سے ان ملکوں میں آئے ہیں یا تو کسی سختی کی وجہ سے آئے ہیں یا اپنے معاشی حالات بہتر کرنے کی وجہ سے آئے ہیں۔ الحمد للہ کہ یہاں آنے والے تمام خاندان پہلے کی نسبت بہت بہتر معاشی حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا لیکن آپ کے یہ معاشی حالات آپ کو دین سے، اسلام کی خوبصورت تعلیم سے غافل نہ کردیں۔ یہ بہتر معاشی حالات آپ کو اسبات سے غافل نہ کردیں کہ آپ کے باپ دادا نے، بزرگوں نے بڑی قربانیاں دے کر احمدیت کو قبول کیا تھا اور پھر یہ کوشش کی تھی کہ اپنی نسلوں میں احمدیت کو جاری رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج آپ اس زمانے کے امام کو ماننے اور اپنے بزرگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہی ان ملکوں میں پرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ یہاں پر آپ کو ہر طرح کی سہولتیں میسّر ہیں۔ بچوں کی تعلیم کے مواقع میسّر ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کی وجہ سے خدا کا مزید شکر گزار بندہ بننا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی کے ذہن میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ یہ سب کچھ میرے خاوند، میرے باپ، میرے بیٹے کے زور بازو کا نتیجہ ہے۔ فرمایا: سب کچھ خدا کے فضل سے ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ خدا کے فضل کا تقاضا ہے کہ آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ خدا کے فضل کا تقاضا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام روشن کرنے والی ہوں۔ خدا کے فضل کا تقاضا ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے والی بنیں۔ نہ صرف خود عمل کریں بلکہ اپنی اولادوں کی بھی اس فکر کے ساتھ نگرانی کریں اور ان کی تربیت کریں کہ کہیں وہ مغرب کے آزاد ماحول کی وجہ سے دین سے دور نہ ہٹ جائیں۔ خاص طور پر لڑکوں کی بڑی نگرانی کرنی پڑتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا نئے شامل ہونے والوں میں سے جن میں اکثریت عورتوں کی ہے انہوں نے آپ کے نمونے دیکھنے ہیں۔ جن مقامی عورتوں نے یہاں کے مردوں سے شادیاں کی ہیں وہ ان مردوں کے نمونے بھی دیکھیں گی۔ اس لئے مردوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی تربیت کریں۔ لیکن عورتوں کے ماحول میں نئی احمدی عورتیں آپ عورتوں کے نمونے دیکھیں گی، لجنہ کے اجلاسوں میں اجتماعوں میں آپ کا اپنا عمل دیکھیں گی، دینی احکام پر آپ کا عمل، آپ کی پابندی دیکھیں گی، آپ کے بچوں کی تربیت دیکھیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کے قول و فعل میں تضاد ہوگا آپ کے رویّے اسلامی تعلیم کے خلاف ہوں گے۔ آپ ایک دوسرے کا احترام نہیں کر رہی ہوں گی تو ان کی ٹھوکر کا باعث بنیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اپنے نمونے ان لوگوں کے سامنے قائم کریں۔ ایسے نمونے قائم کریں جو اسلام کی حسین تعلیم کے نمونے ہیں تاکہ نئے شامل ہونے والوں کی تربیت ہو سکے اور آپ کے ان نمونوں کی وجہ سے آپ کے لئے تبلیغی میدان میں وسعت پیدا ہو سکے۔ اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا سکیں۔ تبلیغ کے لئے راستے کھل سکیں جن پر چل کر احمدیت کا پیغام آگے پہنچا سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں آپ کے نمونوں کو دنیا بڑے غور سے دیکھ رہی ہے۔ آج ان ملکوں میں دنیا کے مختلف ممالک کے لوگ آباد ہیں۔ عرب، ترکی اور دنیا کے دوسرے مسلمان ممالک سے آنے والے لوگ آباد ہیں تو ان مسلمان ملکوں کے لوگوں کو جب آپ تبلیغ کرتی ہیں یا مرد تبلیغ کرتے ہیں تو آپ کا اسلام پر عمل اگر ان سے بہتر نہیں ہے تو یہ لوگ آپ سے سوال کریں گے کہ تم میں ہماری نسبت کیا بہتری ہے۔ پہلے بتاؤ کہ تم نے زمانے کے امام کو مان کر اپنے اندر کیا انقلاب پیدا کیا ہے جو کہہ رہی ہو کہ ہم ان کو مان لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا جب ہمارے مبلغ نے ترک عورتوں کو تبلیغ کی، احمدیت کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے آگے سے جواب دیا کیا ہم احمدیت قبول کر کے ان عورتوں کی طرح ہو جائیں جو پردہ نہیں کرتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا چند ایک ایسی عورتیں انہوں نے دیکھی ہوں گی جو پردہ نہ کرتی ہوں گی۔ اب دیکھیں ان چند لڑکیوں اور عورتوں کی وجہ سے ان لوگوں نے احمدیت کے بارہ میں بات سننے سے انکار کردیا۔ جماعت کی بدنامی کا موجب یہ عورتیں لڑکیاں علیحدہ بنیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے مرید ہمیں بدنام نہ کریں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہوکر ایسی باتوں سے، ایسے امور سے بچنا چاہئے جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ پردہ اسلامی حکم ہے۔ بڑا کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

پردہ کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا: میں وہ بات آپ کو کہہ رہا ہوں جو قرآن کے مطابق ہے اور وہ بات آپ کو کہہ رہا ہوں جو قرآن کریم کہہ رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النور کی آیت ۳۲ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے بے اختیار ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ بعض اپنے خاوندوں، باپوں، خاوندوں کے باپوں، اپنے بیٹوں، خاوندوں کے بیٹوں، اپنے بھائیوں یا بھائیوں کے بیٹوں اور بہنوں کے بیٹوں کے سامنے جو زینت ظاہر ہوتی ہے وہ باقی جگہ آپ نے ظاہر نہیں کرنی۔ فرمایا یہ حکم ہے کہ زینت ظاہر نہیں کرنی۔ فرمایا اوپر کپڑا، چادر وغیرہ لینی ہے تو اتنی چوڑی ہو کہ جسم پر بھی آجائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسلامی دنیا میں جہاں بھی پردہ کا تصور ہے وہاں سر ڈھانپنے کا تصور ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی آیت وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ۔ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑی چادر کو اپنے سروں سے گھسیٹ کر اپنے جسموں پر لے آیا کریں۔ حضور انور نے فرمایا چہرہ اپنے باپوں، بیٹیوں، بھائیوں وغیرہ کے سامنے کھلا ہوتا ہے لیکن باہر جاؤ تو ننگا نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: سانس لینے کے لئے ناک وغیرہ ننگا رکھا جاسکتا ہے لیکن چہرہ کا باقی حصہ پردہ میں ہونا چاہئے۔ یا تو بڑی چادر لیں۔ اگر برقعہ وغیرہ لینا ہے تو ایسا ہو کہ حکم کی پابندی ہو۔ تنگ کوٹ پہن کر پردہ نہیں رہتا فیشن بن جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک عورت اس بات کا جائزہ لے کہ کیا وہ قرآن کریم کے حکم کے مطابق پردہ کر رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نئی آنے والی خواتین کو کہتا ہوں کہ آپ اپنے نمونے بنائیں۔ اسلامی تعلیمات کی خالص مثال قائم کریں۔ اپنے خاوندوں کو دین پر عملدرآمد کرنے والا بنائیں۔ بچوں کو اسلامی تعلیم دیں۔ دوسری پیدائشی احمدی بہنوں کے لئے بھی مثال قائم کریں۔ بعض دفعہ بعد میں آنے والی پہلوں سے آگے نکل جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا افریقہ، امریکہ اور جرمنی میں ایسی خواتین ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے اور وہ مثال بن گئی ہیں۔ فرمایا یہاں بھی ہیں کہ بیعت کی

باقی صفحہ نمبر9 پر ملاحظہ فرمائیں